صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

مباحثات

بروز سوموار مورخہ 7 ستمبر 2015ء

(بمطابق 22 ذیقعدہ 1436ء ہجری)

جلد 15 شمارہ 60

سرکاری رپورٹ

مندرجات صفحہ نمبر

مندرجات	صفحہ نمبر
1۔ تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ	2568
2۔ رسمی کارروائی	2569
3۔ نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات	2572
4۔ اراکین کی رخصت	2590
5۔ توجہ دلاؤ نوٹس	2591
6۔ غیر سرکاری مسودہ قانون (دوسری ترمیم) بابت خیبر پختونخوا معلومات تک رسائی کو پیش کرنے کیلئے اجازت طلب کیا جانا	2593
7۔ غیر سرکاری مسودہ قانون (دوسری ترمیم) بابت خیبر پختونخوا معلومات تک رسائی کو متعارف کرایا جانا	2593
8۔ قرداد یں	2594

9۔ غیر سرکاری مسودہ قانون کا زیر غور لایا جانا	2604
10۔ غیر سرکاری مسودہ قانون کا پاس کیا جانا	2604

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 07 ستمبر 2015ء بمطابق 22 ذیقعدہ 1436 ہجری بعد از دوپہر چار بجکر چالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

وَهُوَ الَّذِی جَعَلَكُمۡ خَلَـٰٓئِفَ الۡأَرۡضِ وَرَفَعَ بَعۡضَكُمۡ فَوۡقَ بَعۡضٍ دَرَجَـٰتٍ لِّیَبۡلُوَكُمۡ فِی مَآ ءَاتَىٰكُمۡ إِنَّ رَبَّكَ سَرِیعُ الۡعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِیمٌO إِنَّ اللّٰہَ یَأۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَالۡإِحۡسَـٰنِ وَإِیتَآیِٕ ذِی الۡقُرۡبَىٰ وَیَنۡهَىٰ عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنكَرِ وَالۡبَغۡیِ یَعِظُكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَذَكَّرُونَ۔

(ترجمہ): اور وہی تو ہے جس نے زمین میں تم کو اپنا نائب بنایا اور ایک کے دوسرے پر درجے بلند کئے تاکہ جو کچھ اس نے تمہیں بخشا ہے اس میں تمہاری آزمائش ہے بے شک تمہارا پروردگار جلد عذاب دینے والا ہے اور بے شک وہ بخشنے والا مہربان بھی ہے۔ خدا تم کو انصاف اور احسان کرنے اور رشتہ داروں کو (خرچ سے مدد) دینے کا حکم دیتا ہے۔ اور بے حیائی اور نامعقول کاموں سے اور سرکشی سے منع کرتا ہے (اور) تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم یاد رکھو۔ وآخِرُ الدَّعۡوَانا أَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَـٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: میں تھوڑی ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں تاکہ پھر، ایک تو میں تمام ہمارے ایم پی ایز صاحبان، میڈیا والوں، سب سے معذرت کرتا ہوں کہ آج ہم نے اجلاس لیٹ شروع کیا۔ آج چونکہ ہماری ایک میٹنگ تھی واپڈا کے حوالے سے، اور نیپرا کا کل ایک اجلاس ہو رہا ہے، جس میں گورنر صاحب بھی موجود تھے اور تمام پارلیمانی لیڈرز بھی موجود تھے تو وہ بہت ضروری ڈسکشن تھی اور کل اس میٹنگ کیلئے تیاری تھی تو اس میں اس کی وجہ سے آج یہ میٹنگ تھوڑی، آج ہمارا اجلاس Delay ہوا ہے، اس کیلئے معذرت کرتا ہوں، وضاحت کرنا چاہتا تھا۔ میڈم!

رسمی کارروائی

محترمہ نگہت اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ آج 07 ستمبر ہے، کل 06 ستمبر یوم دفاع اور آج کا دن یوم فضائیہ، جناب سپیکر صاحب! جو کچھ، میں مختصر طور پہ اپنے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کروں گی اور پھر میں اپنے اپوزیشن لیڈر اور ٹریژری بنچز کے جتنے بھی ہمارے یہاں پہ منسٹرز بیٹھے ہوئے ہیں اور ہمارے پارلیمانی لیڈرز جتنے بھی پارٹیوں کے ہیں، آپ کی وساطت سے میں ان سے درخواست کروں گی کہ کے پی کے اسمبلی کو وہ اعزاز حاصل ہے کہ اگر کسی اور اسمبلی میں بات نہیں ہوتی ہے تو آپ ہمیں موقع دیتے ہیں اور اسی اسمبلی سے ہر ایشو پہ، مرکز کے ساتھ یکجہتی ہو، ملک کی کوئی بات ہو، دہشتگردی کی بات ہو، کسی بھی حوالے سے بات ہو، وہ کے پی کے اسمبلی کا ایک جو ہے تو کارنامہ ہے اس اسمبلی کا کہ یہاں بات اٹھتی ہے۔ جناب سپیکر صاحب! ہماری سرحدوں پر جو معصوم لوگوں کو، نہتے معصوم لوگوں کو، بھارت جارحیت کا اور ایک بربریت کا جو مظاہرہ کر رہا ہے اور ہمارے معصوم لوگوں کا جس طریقے سے وہ قتل عام کر رہا ہے اور پھر Internationally طور پہ وہ یہ بھی ثابت کرنے کی کوشش کر رہا ہے کہ وہ یہ سب کچھ نہیں کر رہا۔ جناب سپیکر صاحب! میں نے جو بات کی، آپ یہاں پہ اپنے ان لوگوں کو یہ رولنگ دیں گے کہ اس پہ قرارداد آنی چاہیئے کہ ہم اپنی افواج پاکستان، اپنی فورسز اور پاکستان کا بچہ بچہ بھارت کو یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ پاکستان کا بچہ بچہ جو ہے، وہ اس وقت ایک فوجی ہے، وہ ایک سپہ سالار ہے، وہ ایک سپاہی ہے اور وہ اپنی سرحدوں کی حفاظت کرنا خوب جانتا ہے۔ مودی سرکار جس طریقے سے انہوں نے یہ جو کانفرس جو ہے تو صرف اس وجہ سے کہ مقبوضہ کشمیر کی جو جعلی اسمبلی ہے، وہاں کے سپیکر کو نہ Invite کرنے پہ انہوں نے ہماری میزبانی جو ہے، ہماری مخالفت اپنی جگہ، تحفظات اپنی جگہ لیکن میں یہ گورنمنٹ کو، مرکزی گورنمنٹ کو بھی ایک کریڈٹ دوں گی کہ انہوں نے مقبوضہ کشمیر کو ایک متنازعہ مسئلہ ثابت کر دیا اور وہ جو

کانفرس تھی، اس کو ملتوی کر دیا۔ میں اس پہ مرکزی گورنمنٹ کو بھی خراج تحسین پیش کروں گی اور مرکزی گورنمنٹ کے ساتھ چاروں صوبائی اسمبلیوں کے جتنے بھی ارکان اسمبلی اور ان کے جتنے بھی ووٹرز اور پاکستان کے جتنے بھی لوگ ہیں، چاہے وہ بچہ ہے، چاہے وہ جوان ہے، چاہے وہ بوڑھا ہے، چاہے وہ عورت ہے، وہ اس وقت بھارت کو یہاں سے یہ واضح پیغام دینا چاہتے ہیں کہ اب بہت ہو چکا، اب پاکستان جو ہے جو کہ Tolerance کی اور رحم دلی کی جو مثال، کیونکہ ہم لوگ کسی کے نہتے شہریوں پہ کوئی ظلم نہیں کرتے ہیں کیونکہ ہم مسلمان ہیں اور پاکستان بنا ہے لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے نام پہ، تو جناب سپیکر صاحب! یہاں سے ایک ایسی قرارداد تاکہ بھارت کے منہ پہ وہ ایک طمانچہ لگ جائے کہ یہاں پاکستان کے لوگ اگر آپس میں کوئی اختلاف رائے، کوئی پارٹیوں کی اختلاف رائے ہے لیکن قومی یکجہتی پہ، قومی سلامتی پہ اور قوم پہ اور پاکستان کے ایشوز پہ ہم سب پارٹیاں، ہم سب لوگ ایک مٹھی ہیں اور ہم لوگ جو ہیں اپنے پاکستان کا دفاع کرنے کیلئے، اس وقت ہماری سیاست ایک طرف ہو گی اور پاکستانی ہونے کا ناطہ ہمارا ایک طرف ہو گا اور ہم مل کے جو ہے وہ بھارت کی جو جارحیت ہے، بھارت جو ہمارے اوپر ظلم کر رہا ہے، ہم اس کا مقابلہ کرنے کیلئے سیاست کو ایک طرف رکھیں گے، پاکستانیت کو ترجیح کریں گے اور ہم ایک پاکستانی قوم بن کے ہم ان کا مقابلہ کرنا جانتے ہیں۔ تو پاکستان جو ہے اس کے ہر شہری کا یہ پیغام مودی سرکار واضح طور پر سن لے کہ پاکستان کی پارٹیاں سیاست ایک طرف اور پاکستانی عوام بھارت کے خلاف یکجا ہو کے ان کے ساتھ لڑائی کرے گی۔ تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ۔ میرے خیال میں اس پہ ایک جوائنٹ ریزولیوشن آپ بنالیں اور پھر اسمبلی میں پیش کر لیں گے۔ میں ایک، ابرار حسین صاحب جو ہمارا ایم پی اے ہے مانسہرہ سے، اس کا بیٹا ایکسیڈنٹ میں وفات پا چکا ہے تو میں مولانا مفتی صاحب سے خواست کروں گا کہ اس کیلئے دعا کریں۔ مفتی صاحب، جی جی، مفتی صاحب! آپ دعا کریں۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

<u>جناب سپیکر:</u> نلوٹھا صاحب!

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ آج یقیناً نگہت اور کزئی صاحبہ نے جو پوائنٹ اٹھایا ہے جس کی میں پرزور حمایت بھی کرتا ہوں اور جس طرح انہوں نے کہا کہ ہمارے اختلافات سیاسی اختلافات ہیں، وہ قومی اختلافات نہیں ہیں، بھارت نے جب بھی کبھی پاکستان کی طرف میلی آنکھ اٹھانے کی

کوشش کی تو پاکستانی قوم پاکستان آرمی کی پشت پر کھڑی ہے اور ڈٹ کر ان شاء اللہ، ڈٹ کر اس کا مقابلہ بھی کرے گی اور جو قربانی بھی اس ملک کیلئے دینی پڑی، پاکستان کا بچہ بچہ ہر قربانی دینے کے تیار رہے گا۔ دوسری بات جناب سپیکر صاحب! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہیلتھ منسٹر صاحب اگر متوجہ ہوں تو۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں شہرام خان!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد کے اندر آج کل یہ ڈینگی وائرس کی بیماری پھیل چکی ہے جس سے میرے حلقے میں تقریباً پتہ نہیں ہے کہ ڈینگی وائرس ہے بھی یا نہیں، لیکن لوگوں کے اندر ایک خوف وہراس پھیل چکا ہے، تین بندے مر چکے ہیں اس سے پہلے۔ تو میں منسٹر صاحب سے یہ کہوں گا کہ فوری طور پر اس کے تدارک کیلئے حفاظتی اقدامات کریں تاکہ جو لوگوں کے اندر خوف وہراس بھی ہے اور یہ بہت خطرناک بیماری ہے، ایک مہلک بیماری ہے اور اس کے خاتمے کیلئے فوری اقدامات کیے جائیں۔

جناب سپیکر: شہرام خان!

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: شکریہ جناب سپیکر۔ جس طرح ایم پی اے صاحب نے فرمایا، میں نے ان کے کہنے پہ ڈی ایچ او ایبٹ آباد سے ابھی تھوڑی دیر پہلے بات کی ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ ابھی تک ایبٹ آباد تقریباً 29 کیسز، سوری لوگ ایڈمٹ ہوئے تھے جس میں چار ابھی ہاسپٹل میں ہیں باقی ڈسچارج ہوگئے اور الحمدللہ بالکل ٹھیک ٹھاک ہیں، خیریت سے واپس چلے گئے ہیں۔ جہاں تک ایم پی اے صاحب بات کر رہے ہیں کہ تین لوگ وفات پاگئے ہیں، وہ ابھی تک Unknown ہیں، کوئی Reason، اس کا پتہ اسی وجہ سے نہیں ہے کیونکہ وہ ہاسپٹل آئے نہیں ہیں اور ڈی ایچ او نے ابھی بتایا ہے کہ ہمیں اس کی کوئی Confirmation نہیں ہے اور نہ علاقے والے، ان کی اپنی ایک Assumption ہے یا ایک Thought ہے بہرحال کل صبح ان شاء اللہ ٹیم جائے گی، مسجد میں بھی اعلان کر دیا گیا، مساجد میں بھی، اور مختلف جگہوں پر بھی کر دیا گیا ہے۔ ہاسپٹل مینجمنٹ اور باقی سارے لوگ اس ایریا کو چیک بھی کر لیں گے اور وہاں کے لوگوں سے مل لیں گے ان شاء اللہ اور جو احتیاطی تدابیر کی ضرورت ہوگی، وہ گورنمنٹ اور ڈیپارٹمنٹ ان شاء اللہ Provide کرے گی، As such ابھی تک ایسی کوئی الحمدللہ کوئی چیز رپورٹ نہیں ہوئی ہے۔ بہرحال ان کے کہنے پہ میں نے آرڈرز دے دیئے اور ان شاء اللہ کل صبح ان کے علاقے میں جائیں گے اور پورا چیک کر کے واپس ایم پی اے صاحب کو بھی بتا دیں گے اور مجھے بتا دیں گے۔ شکریہ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور' : کوئسچن نمبر2413، محترمہ نجمہ شاہین صاحبہ۔

* 2413 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیاوزیر جیلخانہ جات ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) صوبہ بھر میں جیلیں موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) صوبہ میں موجودہ جیلوں کی تفصیل، ان میں قیدیوں کی گنجائش اور ان میں موجودہ مردانہ، زنانہ قیدیوں کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ جیلوں میں قیدیوں کیلئے کھانے اور دیگر کھیل کود کی سہولتیں موجود ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

ملک قاسم خان خٹک (مشیر جیلخانہ جات): (الف) جی ہاں۔

(الف) (i) صوبہ خیبر پختونخوامیں جیلوں کی تفصیل، ان میں قیدیوں / حوالاتیوں کو رکھنے کی گنجائش اور مردانہ، زنانہ قیدیوں / حوالاتیوں کی تعداد کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

(ii) قیدیوں / حوالاتیوں کو کھانا، جیل رولز472اور رول نمبر 473 میں درج سکیل کے عین مطابق مہیا کیا جاتا ہے۔(تفصیل کی کاپی ایوان کو فراہم کی گئی)۔ نیز قیدیوں کو تمام بنیادی سہولیات جیل رولز کے عین مطابق مہیا کی جاتی ہیں اور کسی قسم کے امتیازی سلوک کے بغیر ایک جیسے روش روا رکھے جاتے ہیں جس میں درج ذیل سر فہرست ہیں۔

1۔ تمام جیلوں میں ہسپتال، بنیادی مراکز صحت موجود ہیں۔ صوبائی حکومت نے موجودہ مالی سال کیلئے صحت کی مد میں مبلغ64,34,000روپے فنڈ مہیا کیا ہے جس سے مختلف دوائیوں کے علاوہ میڈیکل آلات خریدے جائیں گے۔

2۔ ضلعی ہیڈکوارٹر ہسپتال سے ہر ہفتے سپیشلسٹ ڈاکٹرز جیلوں کا دورہ کرتے ہیں اور مریض قیدیوں / حوالاتیوں کو طبی سہولیات فراہم کرتے ہیں۔

3۔ میڈیکل اور پیرا میڈیکل سٹاف تمام جیلوں میں تعینات کیا گیا ہے اور مریض قیدیوں کو 24 گھنٹے طبی سہولیات فراہم کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔

4۔ بلڈ سکریننگ ٹیسٹ برائے ہیپاٹائٹس بی اینڈ سی تمام قیدیوں / حوالاتیوں کے کرائے جاتے ہیں اور مریض قیدیوں کو ہر قسم کے علاج معالجے کی تمام سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

5۔ عصری اور دینی علوم قیدیوں کو باقاعدہ دیئے جاتے ہیں جس کیلئے اساتذہ تعینات کئے گئے ہیں۔

6۔ قیدی کو جیل کے اندر مختلف ہنر سکھائے جاتے ہیں تاکہ جیل سے رہا ہونے کی صورت میں معاشرے میں باعزت زندگی گزار سکے۔

7۔ دیگر بنیادی سہولیات کے علاوہ صاف پانی اور کولر مہیا کئے گئے ہیں، نیز ہر بیرک میں پنکھے موجود ہیں اور لوڈ شیڈنگ کی صورت میں جنریٹر کی سہولت بھی فراہم کی گئی ہے۔

8۔ تفریحی سہولیات میں ٹی وی اور ریڈیو کی سہولت بھی میسر ہے، نیز جن جیلوں میں میدان موجود ہیں، وہاں قیدیوں کو کرکٹ، فٹ بال، والی بال، بیڈمنٹن اور دیگر 'ان ڈور' اور ذہنی و جسمانی نشو نما کے کھیل کھود کی سہولیات مہیا کی جاتی ہیں۔

9۔ قیدیوں کی اصلاح کی غرض سے صوبے کی مختلف جیلوں میں سائیکالوجسٹ تعینات کئے گئے ہیں۔

10۔ جیل کے اندر تعلیم حاصل کرنے کی صورت میں قیدیوں کو جیل رول نمبر 215 میں درج سکیل کے مطابق معافی دی جاتی ہے جس کی کاپی ایوان کو فراہم کی گئی۔

11۔ مختلف این جی اوز قیدیوں کو دیگر سہولیات میسر کرنے میں مصروف ہیں جس میں مختلف قسم کے ہنر، تعلیم اور لیگل کونسلنگ جیسی سہولیات بھی شامل ہیں۔

<u>محترمہ نجمہ شاہین:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میرا کوئسچن نمبر ہے 2413۔یہاں جو میں نے تفصیل مانگی تھی، انہوں نے تو تفصیل ساری فراہم کر دی ہے لیکن جو یہ تفصیل فراہم کی گئی ہے جناب سپیکر صاحب! میں اس سے بالکل بھی مطمئن نہیں ہوں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> لاء منسٹر اس کا جواب دیں گے۔

<u>محترمہ نجمہ شاہین:</u> کیونکہ یہ کاغذی کارروائی تک تو یہ بالکل ٹھیک ہے لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے کیونکہ جو سہولیات یہاں پہ بتائی گئی ہیں، وہ ہماری جیلوں میں تو کیا، ہمارے ہسپتالوں اور ڈسٹرکٹس میں بھی موجود نہیں ہوتیں کیونکہ ڈاکٹرز چونکہ ہسپتالوں میں بھی موجود نہیں ہوتے، وہ وہاں پہ ڈیوٹی کیسے کر سکتے ہیں؟ جناب سپیکر صاحب! اگر تھوڑی سی سہولت کسی کو میسر ہے بھی تو وہ صرف بااثر اور وی آئی پی لوگوں تک محدود رہتی ہے جبکہ غریب عوام جو ہیں، وہ وہی کے وہی پس کر اور دب کر رہ جاتے ہیں۔ جناب

سپیکر! اس میں جو آگے میں نے ڈیٹیل مانگی ہے تو سب سے پہلے دیکھا جائے تو صرف پشاور جو کہ سٹی ہے، سٹی ہے، وہاں پہ جو انہوں نے تعداد بتائی ہے، جو گنجائش بتائی گئی ہے، وہ 850 ہے جبکہ دو ہزار قیدی اس میں ڈالے گئے ہیں اس جیل میں، اسی طرح تمام کی اگر ڈیٹیل دیکھی جائے تو ہر جگہ پہ اسی طرح ڈبل نہیں بلکہ ٹرپل ٹرپل وہاں پہ تعداد موجود ہے قیدیوں کی، تو اس گرمی کے موسم میں اور حبس میں ان بے چارے قیدیوں کا کیا حال ہوتا ہوگا؟

<u>جناب سپیکر:</u> لاء منسٹر صاحب! یہ دیکھ لیں، ڈیپارٹمنٹ سے کوئی Concerned آدمی آیا ہے کہ نہیں آیا ہے؟ سیکرٹریز کی لسٹ مجھے دکھائیں، کون؟ وہ مجھے دے دیں، فائل۔ جی منسٹر صاحب!

<u>جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون):</u> جناب سپیکر! متعلقہ۔۔۔۔۔

<u>مفتی سید جانان:</u> جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر:</u> جی جی، مفتی جانان صاحب! یہ ضمنی۔۔۔۔۔

<u>مفتی سید جانان:</u> یہ سپلیمنٹری ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> سپلیمنٹری ہے۔

<u>مفتی سید جانان:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! زه ډیر تفصیل نه بیانوم خو صرف ایک نمبر، باره نمبر او ستره نمبر او انیس نمبر، دغه ځلورو طرف ته زه ستاسو توجه راګرځوم، د 850 قیدیانو ګنجائش دے، 2184 قیدیان ورکښې دی جی۔ لکی مروت کښې سپیکر صاحب! د 99 قیدیانو ګنجائش دے 227 قیدیان ورکښې ساتلی دی۔ ټانک کښې د 13 قیدیانو ګنجائش دے او 52 قیدیان ورکښې ساتلی دی او نوشهره کښې د 130 قیدیانو ګنجائش دے، هغوی ورکښې 302 قیدیان مطلب دا دے ساتلی دی، نو یا خو د سوال چې دا کوم جواب ورکړے دے، دا جواب په حقیقت باندې نه دے مبنی یا که په حقیقت باندې مبنی وی نو په 850 کښې به 2184 کسان څنګه ځائیږی؟ منسټر صاحب د دا وضاحت اوکړی۔

<u>جناب سپیکر:</u> لاء منسٹر۔ جی لاء منسٹر بتائیں، (مداخلت) اس کے بعد۔ جی جی، لاء منسٹر صاحب!

<u>وزیر قانون:</u> جناب سپیکر صاحب! کوسچن کا تفصیلاً جواب دیا گیا ہے اور چونکہ 'کنسرنڈ' منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں، تاہم میں ان کی اس بات پہ یقیناً، میں بذات خود پشاور جیل بھی گیا ہوں اور اپنے ساتھ

ہیومن رائٹس کے ڈائریکٹر لیکر اور وہاں ہمارے قیدیوں کے تمام انتظامات بڑے باریک بینی سے میں نے جانچے، دیکھا تو مجھے خوشی ہوتی ہے یہاں اس ہاؤس میں بیان کرنے میں کہ پشاور کی جو جیل ہے اور جہاں ہاسپٹل ہے، میں خود وہاں پہ پھرا ہوں، وہاں پہ ماشاء اللہ بالکل ٹھیک ٹھاک انتظامات ہیں ہر چیز کے اور Properly جو ہے تو قیدیوں کے ساتھ Treatment بھی ہو رہی ہے۔ اس میں شک نہیں ہے کہ گنجائش کم ہے اور زیادہ تر لوگ جیلوں میں ہیں لیکن اس کی اپنی مجبوری ہے، ان شاء اللہ جلد از جلد جو جیل۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u>اس کو میرے خیال میں اگر کمیٹی میں ڈالا جائے، کمیٹی کے حوالے کیا جائے، میڈم! آپ کیا کہتی ہیں؟ جی جی۔

<u>محترمہ نجمہ شاہین:</u> کمیٹی میں ڈالا جائے۔

<u>جناب سپیکر:</u> لاء منسٹر صاحب! میرے خیال میں اس کا تفصیلی ایک جائزہ ہونا چاہیئے کہ کیا Actual کمیٹی میں صحیح ہو جائے گا؟ ٹھیک ہے جی۔

Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. Question No. 2425, Madam Aamna Sardar.

اچھا آج ان کی ریکویسٹ آئی ہے کہ اس کو پینڈنگ رکھا جائے۔ کوسچن نمبر 2432، ارباب اکبر حیات۔

* 2432 _ <u>ارباب اکبر حیات:</u> کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ صوبائی حکومت نے آن لائن ایف آئی آر رجسٹر ڈ کرنے کا آغاز کیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سسٹم کی تنصیب پر کتنی لاگت آئی ہے اور کن کن تھانوں میں مذکورہ سسٹم شروع کیا گیا ہے، نیز اب تک کتنے آن لائن ایف آئی آرز درج کی جا چکی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا):</u> (الف) جی ہاں، جواب مثبت ہے۔

(ب) مذکورہ سسٹم کی تنصیب پر کوئی لاگت نہیں آئی کیونکہ اس سسٹم کو خیبر پختونخوا پولیس کے آئی ٹی سیکشن نے خود ڈیزائن کیا ہے۔ یہ ایک آن لائن سسٹم ہے جس سے خیبر پختونخوا کے کسی بھی علاقے (تمام

تھانہ جات) کا کوئی بھی فرد استفادہ کر سکتا ہے۔ اب تک جو آن لائن ایف آئی آرز درج کی جاچکی ہیں، ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

درج شدہ ایف آئی آر:	320۔
درج شدہ روزنا مچے:	1649۔
ٹوٹل	1969۔

<u>ارباب اکبر حیات</u>: سپیکر صاحب! ما یو سوال کړے وو چې صوبائی حکومت آن لائن ایف آئی آرز څومره درج کړی دی، جواب راته راغلے دے چې اوسه پورې مونږ ه 320 ایف آئی آرز درج کړی دی او روزنامچې 1649 دی۔ جناب سپیکر صاحب، بیا ما وئیل په دې باندې خرچه څومره راغلې ده؟ نو هغوی دا اووئیل چې په دې باندې خرچه نه ده راغلې، دا خو چونکه د آئی ټی دغه وو نو هغوی پخپله دغه کړے دے۔ جناب سپیکر صاحب، هغه بله ورځ زمونږه د پی اے سی میټنګ وو او په هغې کښې مونږه هوم ډیپارټمنټ راغوښتے وو نو هغوی نه ما دا پوښتنه اوکړه چې یره دا تاسو کومو کومو ضلعو کښې اوسه پورې آن لائن ایف آئی آر چې کوم دے نو دا سسټم مو روان کړے نو هغوی اووئیل چې یره په دې باندې ډیره زیاته خرچه راغی نو په دې وجه باندې اوسه پورې څه لږ ډیر دی نو، مفتی جانان صاحب هم وو او بلکه د جانان صاحب په ضلع کښې هم لا نه دی شوی۔ جناب سپیکر صاحب! یو خو ئے دا تفصیل نه دے راکړے چې دا 320 ایف آئی آرز په کوم کوم ضلعو کښې درج شوی دی او دویم چې دوئ دا د دغه خبره کوی چې مونږه روزنامچه دغه کړې ده، څومره چې زما په علم کښې ده جی نو مونږه به چې تهانړو ته لاړو نو تهانړو کښې به اول روزنامچه درج کیده او د روزنامچې نه پس به چې کوم دے نو هغه به بیا ایف آئی آر کښې Convert کیدو، نو آیا دا هغه روزنامچې بیا ایف آئی آر ته Convert شوی دی، که نه دا روزنامچې بیلې شوې دی او دا ایف آئی آر بیل شوی دی جی؟ د دې جواب د راکړی۔

<u>جناب سپیکر</u>: لاء منسٹر!

وزیر قانون: جناب سپیکر! ډیر Simple Question او Simple Answer ډیپارټمنټ ورکړے دے۔ څو پورې چې د آن لائن ایف آئی آر تعلق دے، دا یو سستم دے، دا په صوبې کښې یو دوه ځایونو کښې شته، په دیکښې د ایس پی لیول خلق چې کوم دی هغه ناست دی، د پوره صوبې نه چې څوک هم آن لائن دی یا ایس ایم ایس باندې یا Other sources باندې، هغه خپل کمپلینټ هلته درج کړی Immediately just after the registration of complaint دا لاړ شی جی هلته SDPO concerned ته او SDPO Concerned اوګوری، که چرې Non cognizable offence وی نو هغه په دغه کښې رجسټرډ شی، په ورزنامچه کښې او کله د ایف آئی آر کیس وی نو هغه ایف آئی آر کښې Convert شی، ایف آئی آر رجسټرډ شی۔ نو د دې تفصیل چې کوم دے 320 آیف آئی آرز اوسه پورې درج شوی دی په پوره صوبه کښې په دې آن لائن سستم باندې او Similarly چې1649 چې کوم دی، دا ډیلی ډائری کښې هغه کمپلینټس رجسټرډ شوی دی، نو د دې پراپر صحیح طریقې سره، دوئ د خرچې تپوس کړے دے، خرچې باندې دا یو آن لائن سستم دے، هلته کښې په موقع باندې ایف آئی آر درج کولو د پاره آئی ټی سیکشن پخپله هلته کښې چې کوم دے دغه سستم برابر کړے دے، په دې باندې هیڅ قسم ته خرچه نشته۔

جناب سپیکر: اکبر صاحب! میرے خیال میں وضاحت صحیح آئی ہے اور اس میں آپ کا۔۔۔۔۔

ارباب اکبر حیات: صیح خبره ده جی۔ یو خو جی د هغه نه ما تفصیل غوښتے وو چې دا کوم کوم ځائې کښې شوی دی؟ دا ټول ضلع وائز یا دا مونږه غوښتے کے پی کے دوئ مونږ له لسټ راکړو، په ټول کے پی کے کښې دومره ایف آئی آر درج شوی دی او دا چې کله دغه کیدو، د دې د پاره به د آپریټر ضرورت وی، د دې د پاره به د کمپیوټر ضرورت وی نو کم از کم خرچه خو به پرې راځی کنه، که نه دا هر څه مطلب تاسو ته فی سبیل الله ملاؤ شوی دی او یا چې کوم آپریټر دے، هغه هم تنخواه نه اخلی؟

جناب سپیکر: بهرحال چونکه هغوی وضاحت خو کړے دے چې خرچه په دې باندې نه ده راغلې ځکه چې دا یو پراپر سستم، یو آئی ټی ډیپارټمنټ کوی دا او آئی ټی

ډیپارټمنټ خپل دغه باندې کوی۔ Next ارباب صاحب! ستا بل، 2433، ارباب اکبر حیات۔

* 2433 _ ارباب اکبر حیات: کیاوزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع پشاور کے مختلف ہسپتالوں جن میں ایل آر ایچ، کے ٹی ایچ، ایچ ایم سی اور دوسرے ہسپتال آر ایچ سیز، بی ایچ یوز اور سول ڈسپنسریز شامل ہیں، میں مختلف کیٹگریز مثلاً درجہ چہارم، ٹیکنیشنز، لیبارٹری اٹینڈنٹس اور کلرک بھرتی کئے گئے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بھرتیاں میرٹ کی بنیاد پر کی گئی ہیں؛

(ج) اگر (الف) و(ب) کا جواب اثبات میں ہوں تو موجودہ حکومت کے دوران مذکورہ ہسپتالوں میں بھرتی کئے گئے تمام افراد کے نام، پتہ مکمل کوائف اور میرٹ لسٹ وڈومیسائل کی کاپیاں اور سلیکشن کمیٹی کی رپورٹ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) اس سلسلے میں عرض ہے کہ ضلع پشاور کے ہسپتالوں ایل آر ایچ، کے ٹی ایچ، ایچ ایم سی اور آر ایچ سیز، بی ایچ یوز اور سول ڈسپنسریز میں موجودہ حکومت کے دوران بھرتی شدہ افراد درجہ چہارم، ٹیکنیشنز، لیبارٹری اٹینڈنٹس اور کلرک کے نام، پتہ، میرٹ لسٹ کی، کمیٹی لسٹ کی کاپیاں اور سلیکشن کمیٹی کی رپورٹ کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

ارباب اکبر حیات: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ دا جی ما د هیلتھ منسټر صاحب نه یو سوال کړے وو نو هغوی، د دې سوال نه جی زه مطمئن یمه، د دې سوال نه زه مطمئن یمه۔

جناب سپیکر: جی مطمئن یئ، اوکے۔ کوئسچن نمبر 2434، ارباب اکبر حیات۔

* 2434 _ ارباب اکبر حیات: کیاوزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) موجودہ حکومت نے سال 14-2013 کے دوران کتنے نئے ہسپتال تعمیر کئے ہیں؛

(ب) محکمہ صحت نے علاج معالجہ کے بارے میں صوبے کے مختلف ہسپتالوں کو جو فنڈز، ادویات اور دیگر اخراجات کیلئے فنڈز دیئے ہیں، ان کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: (الف) اس سلسلے میں عرض ہے کہ سال 2013-14 میں موجودہ حکومت نے خیبر پختونخوا میں کوئی نیا ہسپتال تعمیر نہیں کیا ہے۔

(ب) محکمہ صحت خیبر پختونخوا نے علاج معالجہ کے بارے میں صوبے کے مختلف ہسپتالوں کو سال 2013-14 میں جو فنڈز برائے ادویات دیئے ہیں، ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1۔ صوبے کے مختلف ہسپتالوں کو 1426.172 ملین روپے دیئے گئے ہیں جن کی تفصیل ضمیمہ الف کے ذریعے ایوان کو فراہم کی گئی۔

2۔ صوبے کے Tertiary اور ڈی ایچ کیو ہسپتالوں کو ایمرجنسی سروسز کیلئے 1000 ملین (ایک بلین) روپے دیئے گئے ہیں جن کی تفصیل ضمیمہ ب کے ذریعے ایوان کو فراہم کی گئی۔

3۔ صوبے کے ڈی ایچ کیو ہسپتالوں کو ایمرجنسی ادویات کیلئے 200 ملین روپے دیئے گئے ہیں جن کی تفصیل ضمیمہ ج کے ذریعے ایوان کو فراہم کی گئی۔

4۔ صوبے کے مختلف Tertiary/تدریسی/صوبائی ہسپتالوں کو ایمرجنسی ادویات کیلئے 100 ملین روپے دیئے گئے ہیں جن کی تفصیل ضمیمہ د کے ذریعے ایوان کو فراہم کی گئی۔

ارباب اکبر حیات: جناب سپیکر صاحب! دا دیکښې چې کوم سوال ما کړے وو چې یره زمونږ ایل آر ایچ، کے ٹی ایچ او ایچ ایم سی کښې څومره بهرتیانې شوې دی او په کومه طریقه باندې شوې دی؟ د هغې پوره ډیټیل ما له راکړئ، نو په جواب کښې ئے خو دا لیکلی دی، "کاپیاں، سلیکشن کمیٹی کی رپورٹ کی مکمل تفصیل فراہم کی گئی"، نو د هغې خو جی جواب شته دے نه، بس دا یو پاڼره ده چې نه ډومیسائل شته دے، نه د هغې څه ایډریس شته، نه څه دغه شته نو ما سره د هغې څه دغه نشته دے که هغه۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ دوسرا کوئسچن ہے، یہ 2434, 2434۔

ارباب اکبر حیات: نه 2433, 2433 دے جی۔

جناب سپیکر: 34 یہ، کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ موجودہ حکومت نے سال 2013-14 میں کتنے ہسپتال تعمیر کیے؟

ارباب اکبر حیات: نه جی دا۔۔۔۔

جناب سپیکر: چلو یہ آپ نے پڑھ لیا۔ شہرام خان! یہ اس کو، جی جی یہ ہے 2434۔

ارباب اکبر حیات: جی 2434، نه دا تهیک ده جی دا خو نوے هسپتال دوئ وائی چې مونږ نه دے جوړ کړے دې دوه کالو کښې، دا ټول چې کوم دے، دا هغه زاړه دغه دی جی، دا تفصیل ما اوکتولو جی۔

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ضمنی سپلیمنٹری، جعفر شاہ صاحب!

جناب جعفر شاہ: سپیکر صاحب، ډیره مهربانی جی۔ زه د منسټر صاحب نه دا تپوس کومه، دوئ وائی چې مونږ یو هسپتال هم نه دے جوړ کړے، دا خو حقیقت دے خو دا څنې هسپتالونه جی داسې دی لکه د مدین هسپتال دا پینځم کال دے چې سیلاب وړلے دے او د هغې د پاره ایلوکیشن هم شوے وو په 13-2012 کښې، 12-2011 کښې وو او د زمکې مسئله وه، د زمکې مسئله هم حل شوې ده، تر اوسه پورې په هغې باندې کار شروع نشو۔۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

جناب جعفر شاہ: جی دا عرض مې کولو چې دا منسټر صاحب د هم د دوئ پخپله په مدین کښې کور دے نو مونږه سره د دښمنی نه کوی، دا کار د شروع کړی۔

جناب سپیکر: شهرام خان!

مفتی سید جانان: جناب سپیکر! د دې سوال سره متعلق زه یوه خبره کوم۔

جناب سپیکر: جی مفتی جانان صاحب، سپلیمنټری۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب! غالباً د دې نه مخکښې زما یو سوال وو، کمیټئ ته لاړو خو بیا ئے هیڅ څه پته اونه لګیده، زما به ستاسو په وساطت باندې منسټر صاحب ته دا ګزارش وی چې هسپتالونو ته کومې پیسې ځی، دغو پیسو کښې یوه حصه یا دوه حصې که د چا یارانې دوستانې د چا تعلقات وی، هغه دا استعمالوی، نورې پیسې هیڅ بې هیڅه ځی۔ د دې یو ژوندے مثال جناب سپیکر صاحب! پرون نه هغه بله ورځ زه درته بنایم، مونږه کلی کښې یوه دهماکه اوشوه، ډسټرکټ یو ممبر وو هغه ورکښې شهید شو او یو د هغه ورور شهید شو،

په دغه ټولې ضلع کښې هسپتال کښې دومره دوائی نه وه چې د هغه ورسره فوری طور باندې علاج معالجه اوشي۔ ډی ایچ او صاحب ته مونږ ټیلیفونونه کوؤ، هغه باچا سړے دے ټیلیفونونه نه اوچوتوی، درې څلور گهنټې تیریدو نه بعد ډی سی صاحب ته مې ټیلیفون اوکړو، هغه شریف سړے دے، هغې نه بعد هغه اولگیدولو هغه هلته کښې انتظامات ټهیک کړل۔ زما به دا گزارش وی که ثواب گټئ او د خدائے غرضی کار کوئ چې هسپتالونو ته کومې پیسې ورکوئ او دغو یو سپیشل کمیټی د دغې د نگرانئ د پاره جوړول پکار دی، دا پیسې په غریبانو باندې نه لگی، یا ئے مه ورکوئ ورته، چې ورکوئ د دې نگرانی کوئ، دا پیسې هیڅ بې هیڅه ضائع کوی، دا یو کاروبار دے چې کومه مافیا ناسته ده، هغه مافیاخپل کاروبار چلوی، هغه مطلب دا دے د خپلو مفاداتو د پاره دا پیسې خرچ کوی۔

جناب سپیکر: شہرام خان، پلیز۔

سینئر وزیر (صحت): مهربانی سپیکر صاحب۔ څنگه کوئسچن کړے وو د 2013 حوالې سره چې آیا نوی هسپتالونه جوړ شوی دی، د هغې ډیټیلز ئے نه دی ورکړی۔ چونکه هغه کله چې حکومت راغے، په هغه ټائم کښې کوم هسپتالونه جوړیدل، هم هغه روان وو، بیا د 15-2014 کښې چې کله بل بجټ مونږ اولنے خپل جوړولو نو هغې کښې مونږ نوے ډیویلپمنټ او دغه نوی هاسپټلز هغه مونږ Ongoing دغه کړی دی۔ تر څو پورې چې ایم پی اے صاحب خبره اوکړه د مدین، د هغې جی د زمکې مسئله وه، Acquisition، د Land acquire کولو د پاره هغه پرابلم وو، هغه پرابلم اوس Solve شو او زمکه Acquire شوې ده، ان شاء الله اوس به په هسپتال باندې ان شاء الله کار شروع شی که خیر وی، ان شاء الله جی۔ مفتی صاحب کومه پورې خبره اوکړه جی، د دې به زه معلومات اوکړمه، هر یو هسپتال کښې باقاعده فنډز وی او هیلپ ئے هم کولے شی، کوم ځائې کښې داسې قسم ایمرجنسی راشی، ډی ایچ او، ایم ایس په ډی ایچ کیو هسپتال کښې تاسو یادوئ مفتی صاحب؟

مفتی سید جانان: اؤ اؤ جی۔

سینئیر وزیر(صحت): ډی ایچ کیو هسپتال کښې ایم ایس چې کوم دے نو کیټګری ون آفیسر وی، هغه باقاعده هلته چې کوم دے نو دغه کولے شی او هغوی هلته ایمرجنسی Basis باندې میډیسنز بالکل راغوښتے شی۔ د دوئ کوم کیس دے او په هغې کښې داسې واقعات شوی وی، مونږ به بالکل خپل ټیم به اولیږو، مفتی صاحب به پخپله په هغې کښې ممبر شی، هم په دې هفته کښې به مونږ ټیم اولیږو د دوئ سره به انکوائری اوکړی چې چا غلط کار کړے وی، هغوی له به هغه شان Accordingly سزا ورکړو، دا ایشورنس مونږ ورکوؤ جی۔

جناب سپیکر: اکبر حیات صاحب۔

ارباب اکبر حیات: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ 2433 جناب سپیکر صاحب، دیکښې ما دا تپوس کړے وو چې ایل آر ایچ، کے ټی ایچ، ایچ ایم سی، بی ایچ یوز او آر ایچ سیز۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه 2435۔

ارباب اکبر حیات: نه جی، ما دغه تاسو ته ما کمپلیټ نکړو جی، زما دغه دیکښې جی ما سره لسټ نشته دے جی، خالی صرف دا یو دغه۔۔۔۔

جناب سپیکر: د هغې نه خو تا اووئیل چې زه مطمئن یم کنه، هغه خو تا وئیل۔

ارباب اکبر حیات: نه جی، دا نه وو جی، ما دا بل وئیلو۔ ما وئیل چې د دې دغه پوره نشته کمپلیټ، دوئ پکښې لیکلی دی چې دوئ، دیکښې دا لیکی چې " *درجہ چہارم، لیبارٹری، کلرک کے نام، میرٹ لسٹ کی کاپیاں، سلیکشن کمیٹی کی رپورٹ کی تفصیل منسلک ہے*" او نشته جی، هیڅ هم نشته۔

جناب سپیکر: دا به چې کوم دے نو شهرام خان سره چونکه هغه اوس دغه، کوئسچن دا به تاسو۔۔۔۔

ارباب اکبر حیات: دا نشته جی، نو ما وئیل چې دا وی نو ما ته به پته لګیدلې وه چې څه دغه دے جی؟

جناب سپیکر: شهرام خان! دوئ سره تاسو لږ ډسکس کړئ بیا جی۔ 2435، محترمه ثوبیه شاهد صاحبه۔

ارباب اکبر حیات: جناب سپیکر! زما سوال خو لا پوره نشو کنه۔

جناب سپیکر: تاسو شهرام، بیا به دغه کړی بیا به خیر راولئ۔ 2435، محترمه ثوبیه شاهد۔

* 2435 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ تحصیل غازی ضلع ہری پور میں ڈی ایچ کیو ہسپتال موجود ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں سپیشلسٹ ڈاکٹرز موجود نہیں ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ ہسپتال میں سپیشلسٹ ڈاکٹروں کی کب تک تعیناتی کرے گی، نیز مذکورہ ہسپتال کے تمام سٹاف کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: (الف) تحصیل غازی ضلع ہری پور میں ڈی ایچ کیو ہسپتال موجود نہیں ہے جبکہ تحصیل غازی میں ٹائپ ڈی ہسپتال موجود ہے۔

(ب) ٹائپ ڈی ہسپتال غازی میں چار ڈسٹرکٹ سپیشلسٹس جن میں گائنی، سرجیکل، میڈیکل اور پیڈز سپیشلسٹ کی آسامیاں خالی ہیں جن پر میڈیکل آفیسرز کام کر رہے ہیں۔

(ج) اس سلسلے میں عرض ہے کہ محکمہ صحت نے حال ہی میں ڈسٹرکٹ سپیشلسٹس کی 393 خالی آسامیوں کی ریکوزیشن پبلک سروس کمیشن کو بھجوا دی ہے۔ چونکہ پبلک سروس کمیشن کے انتخاب کا مرحلہ طویل ہوتا ہے، محکمہ صحت کی استدعا پر کمیشن نے ان آسامیوں پر ایڈہاک بنیاد پر بھرتی کو مشتہر کیا اور مورخہ 30-03-2015 تک انٹرویوز مکمل کر دیئے گئے ہیں، مذکورہ 393 آسامیوں کے اشتہار کے نتیجے میں 256 امیدواروں نے انٹرویوز دیئے، آئندہ چند دنوں میں سلیکشن کا کام مکمل ہو جائے گا اور مذکورہ خالی آسامیاں ترجیحی بنیادوں پر پر کی جائیں گی۔ مزید برآں مذکورہ ہسپتال کے تمام سٹاف کی تفصیل درج ذیل ہے:

Type-D Hospital Ghazi

S. No	Name	Designation	BPS
01	Dr. Muhammad Ayaz	SMO	18
02	Dr. Qasim Asad	MO	17
03	Dr. Fouzia Yasmin	WMO	17
04	Dr. Syed Riaz Hussain	MO	17
05	Hinna Khawaja	Charge Nurse	16
06	Khadija	Charge Nurse	16

07	Ruqia Naz	Charge Nurse	16
08	Shakila Ashraf	FMT	9
09	Farzana Zaman	LHV	9
10	M Javed	D TECH	11
11	M Afzal	LAB ASTT;	9
12	Khawaja Abdul Basit	LAB TECH	9
13	M Ali	OT/A	9
14	Rafaqat Nawaz	DRIVER	4
15	Asif Malik	DRIVER	4
16	M Siddique	DENTAL ATT.	3
17	Sofian	X-RAY ATTND	2
18	Muslim Khan	WARD ORDERLY	2
19	Furqan Shah	WARD ORDERLY	2
20	M Yousaf	CHOWKIDAR	1
21	Babli Begum	SWEEPER	2
22	M Nazir	SWEEPER	1
23	Tariq Aziz	SWEEPER	1
24	Abdul Hayee	DHOBI	1
25	Imtiaz Khan	MT	9
26	Shamsul Qamar	MALERIA SUPERVISER	9
27	Fazal Wahid	EPI TECH:	9
28	M Jalil	CHOWKIDAR	1
29	Khadija Bibi	EPI TECH:	9
30	Sarwat Malik (National Program)	LHS	---
31	M Mushtaq	MALI	1
32	M Parvez	MALI	1
33	Jamil Iqbal (National Program)	DRIVER	---
34	Dilsahd Bibi	DAI	2
35	Nargas Begum	DAI	2

SD/XX
DISTRICT HEALTH OFFICER
HARIPUR

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ زما یو کوئسچن دے 2435، دیکبنې، "آیا یہ درست ہے کہ تحصیل غازی ہری پور میں ڈی ایچ کیو ہسپتال موجود ہے؟"، (ب)آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں سپیشلسٹ ڈاکٹرز موجود نہیں؟"، سپیکر صاحب! ما تہ

آسانئ سره دوئ ما ته جواب را کړے دے چې په دیکښې "چار ڈسٹرکٹس سپیشلسٹس جن میں گائنی، سرجیکل، میڈیکل اور پھر سپیشلسٹس کی آسامیاں خالی ہیں جن پر میڈکل آفیسرز کام کر رہے ہیں"۔ هم دغه مسئله ده چې په هر ډسټرکټ کښې خو هاسپټلز شته یا ټائپ ډی یا ډی ایچ کیو خو په هغې کښې سپیشلسټ ډاکټرز نشته۔ د دې حکومت دا دویم کال دے خو زمونږه یو ډسټرکټ ته ئے هم د اوسه پورې سپیشلسټ ډاکټرز اونه لیږل چې د هغې په وجه باندې په ایل آر ایچ، په ایچ ایم سی او په کے ټی ایچ باندې دومره رش دے چې په ټول هاسپټلز کښې د بونړ کټونه پراته دی، خلق په زمکو پراته دی او د بیماریانو نه بچ کیدو نه نورې بیماریانې پهیلاویږی لګیا دی او هیڅ ته هم ځائې نشته، نو که چرې ما دا تپوس کړے وو شپږ میاشتې مخکښې، شپږ میاشتې تیرې شوې او دوئ په دیکښې ما ته جواب هم را کړے چې په 30-03-2015 باندې به انټرویوز شوی دی او تر اوسه پورې دوئ ما له د هغې ډیټیل نه دے را کړے چې په شپږ میاشتو کښې دوئ سپیشلسټ ډاکټرز هلته اونه لیږل، البته خو دلته مونږ سره ډیر شے سپیشلسټ ډاکټرز دی چې دوئ ئے اولیږی، هلته هر ډسټرکټ ته تاسو ګورئ، دا سسټم به کله ټهیک کیږی؟ د دې سسټم مونږ نور څومره انتظار اوکړو او چې د څو پورې هر ډسټرکټ ته خلق نه وی تلی نو زمونږ خو دا درې هاسپټلز باندې ټول بوجھ دے، ټول Burden په دې باندې دے، بار بار مونږ په دې باندې زمونږ هر ممبر تاسو ته کوئسچن جمع کوی، ریزولیوشن راولی، کال اټینشن درکوی چې زمونږ تاسو په هسپتالونو باندې زمونږ په میډیکل باندې تاسو توجه ورکړئ۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: نگہت اورکزئی۔ سپلیمنٹری؟ سپلیمنٹری۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر! ستاسو مهربانی۔ چونکه دلته هیلتھ منسټر صاحب ناست دے او چونکه Health related خبره کیږی لګیا ده نو څنګه چې زما خور دا خبرې اوکړې نو دا خو د یو، لکه دوئ د خپلې حلقې یا د هغې یعنی د غازی په باره کښې ئے خبره اوکړه لیکن زه به دلته دا اووایم چې کومه دارالخلافه ده زمونږه پشاور، هغې کښې هم دغه حال دے چې کوم زما خور دا

خبره دلته Explain کړه د ډاکټرانو کمے ، د دې نه علاوه د ادویاتو کمے ، د دې نه علاوه زه به دا خبره اوکړم چې خاص طور باندې چې د لیډی ریډنګ هاسپټل، جو ہماری لیڈی ریڈنگ ہاسپٹل ہے، میں سمجھتی ہوں کہ جب کچھ لوگ جو کام کر رہے ہوتے ہیں، پتہ نہیں کیوں ان کو ان کی سیٹوں سے ہٹا دیا جاتا ہے؟ لیکن آج مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے منسٹر صاحب جو ہیں تو کام کرنے والے بندے ہیں، کام کر سکتے ہیں اور بہت بہتری کے ساتھ کام کر سکتے ہیں لیکن ابھی میں نے کوئی بہتری ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں نہیں دیکھی ہے، بلکہ جو اگر پہلے کچھ بہتریاں آئی تھیں، وہ بھی Reverse ہو گئی ہیں۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ جو سی ٹی سکین ہے جناب سپیکر صاحب! یہ ہمارے ایل آر ایچ میں یہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے اور اس پر میں بارہا بات کر چکی ہوں، بارہا بات کر چکی ہوں کہ سی ٹی سکین جو ہے وہ ایک غریب، یہ جو ہاسپٹلز ہوتے ہیں، یہ ایک غریب آدمی کیلئے ہوتے ہیں اور جب غریب آدمی جاتا ہے تو سی ٹی سکین کو انہوں نے بند کیا ہوا ہے اور اگر بند نہ کیا ہو تو کسی کو ٹھیکے پر دیا ہوتا ہے اور اس کے چارجز اتنے زیادہ ہوتے ہیں کہ مریض جو ہیں تو اس کو مطلب کوئی Facility نہیں ملتی ہے۔ اس کے علاوہ جب انجکشنز کیلئے لوگ جاتے ہیں تو ان کو کہتے ہیں کہ باہر سے انجکشن لیکر آؤ، حالانکہ ان کی جیبوں میں پڑے ہوتے ہیں، وہ سرنج جو ہوتی ہیں، دوائیاں Available نہیں ہیں۔ جو سب سے Important بات میں آپ کے توسط سے، یہاں پر چونکہ منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، میں یہ کہنا چاہتی ہوں ہیلتھ کے حوالے سے کہ سٹی ہاسپٹل جو کہ آج کل نصیر اللہ بابر میموریل ہاسپٹل ہے اور جناب سپیکر صاحب! یہ دو تین جو ہاسپٹلز ہیں، جو ہمارا ایل آر ایچ ہے، جو کہ یہاں پر کے ٹی ایچ ہے اور اس کے علاوہ جو شیر پاؤ ہاسپٹل جسے ہم کہتے ہیں، ایک وہ ہاسپٹل ہے، سر! یہاں پر بڑی دیر سے تھی اور جب آپ بنوں اور یہ تمام راستوں سے جو لوگ آتے ہیں ایمر جنسی میں، خدانخواستہ دہشتگردی، ایکسیڈنٹ کا اگر مسئلہ ہو تو سٹی ہاسپٹل میں اس وقت کسی قسم کی کوئی Facility نہیں ہے، حالانکہ بڑا ہاسپٹل ہے، اس کو ایک ہاسپٹل کا درجہ دیا ہوا ہے لیکن اگر وہاں پر کوئی بندہ جائے، پہلے وہاں پر گاہے بگاہے، شوکت صاحب کو میں اس بات پر Appreciate بھی کروں گی کہ یہ آتے تھے، وہاں پر باقاعدہ ایک وزٹ کرتے تھے، ایل آر ایچ میں یہ ہوتے تھے، دوسرے ہاسپٹلز میں ہوتے تھے لیکن آج تک میں نے نہیں دیکھا کہ شہرام خان صاحب نے کہیں ان ہاسپٹلز کا دورہ کیا ہو، یہ وہاں پر گئے ہوں کیونکہ جب کوئی منسٹر جائے گا تو کسی کو پتہ چلے گا کہ ہمیں کوئی نہ کوئی Watch کر رہا ہے، ہمارے اوپر کوئی مانیٹرنگ ہو رہی ہے، تو اس میں تھوڑی سی بہتری آئے گی۔ تو میں آپ کے توسط سے یہی بات کرنا چاہ رہی تھی۔

جناب سپیکر: راجہ فیصل، سپلیمنٹری، راجہ فیصل۔

راجہ فیصل زمان: سر! میں منسٹر صاحب کو تجویز دینا چاہتا ہوں کہ انہوں نے پچھلے دنوں میں جنرل ڈیوٹی پر سب کو واپس بلا لیا جس کی وجہ سے یہ سارا پرابلم ہو رہا ہے، انہوں نے یکدم جتنے لوگ جنرل ڈیوٹی پر تھے، ان کو اپنی اپنی جگہوں پر جب واپس بلایا تو سارا Vacuum create ہو گیا، پہلے تو ٹیکے لگوانے والا تھا، اب وہ بھی نہیں رہا، اب تو لوگ ڈاکٹرز نہیں مانگتے، وہ کہتے ہیں ہمیں ٹیکے والا ہی دے دو، کم از کم ہمیں ٹیکہ ہی لگا دے، تو یہ سوچنا پڑے گا کہ اتنے ہائی لیول پر آپ نے بھرتیاں کس طرح کرنی ہیں اور ان کی فنانسنگ کس طرح کرنی ہے اور یہ ہر جگہ مسئلہ ہے، یہ کوئی ایک ڈسٹرکٹ کا نہیں ہے اور یہ بڑا فنانشل مسئلہ ہے، یہ کوئی ایسا بھی نہیں ہے کہ ایک دن میں خود کر لیں گے، یہ ہمیں سوچنا پڑے گا لیکن میں ان کو یہ ضرور کہوں گا کہ جب بھی کوئی پالیسی Implement کریں، ایک دم نہ کیا کریں، اس کو ٹرائل Trial basis پر دیکھ لیا کریں کہ وہ ٹھیک ہے یا نہیں ہے۔ اگر اس کا Fall out اچھا ہے تو کر لیں، نہیں اچھا آ رہا تو اس کو تھوڑا سا بندہ پیچھے بھی چلا جاتا ہے۔ تو میری منسٹر صاحب سے گزارش ہو گی کہ یہ ڈی ٹائپ تو سر! وہ چلو پھر گزارہ چلتا ہے، یہ جو چھوٹے بی ایچ یوز یا ڈسپنسریاں ہیں، وہاں پر بہت برا حال ہے سر۔

جناب سپیکر: شہرام خان! شہرام خان، پلیز۔

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: شکریہ جناب سپیکر۔ محترمہ ثوبیہ بی بی نے ایک کوسچن اٹھایا ہے کہ ہاسپٹلز میں کٹیگری ڈی ہاسپٹلز ہیں اور ان میں ڈاکٹرز کی Availability نہیں ہے، ہم نے جی تقریباً 393 سپیشلسٹس کیلئے ایڈورٹائزمنٹ کیا تھا جس میں 256 ڈاکٹرز نے Apply کیا، انٹرویو کے بعد کوالیفائی کیا تقریباً 164 ڈاکٹرز نے، رولز کے مطابق ان میں ابھی بھی پرابلمز آ رہے ہیں جو کہ سمری ہم نے چیف منسٹر کو بھیج دی ہے اور چیف منسٹر کو ہم نے Rules relax کرنے کیلئے کہہ دیا ہے کیونکہ پرابلم یہ ہے کہ جب آپ 393 سپیشلسٹس کیلئے پورے صوبے کیلئے ایڈورٹائز کرتے ہیں، اس کیلئے Apply لوگ سارے 256 کرتے ہیں تو 100 سے اوپر تو یہ کمی آ گئی، اس کو ہم نے پھر دوبارہ بھی ایڈورٹائز کیا اور اس کیلئے سمری ان شاء اللہ ایک دو دن میں Approve ہو کر، 164 سپیشلسٹ ڈاکٹرز جو ہیں پورے صوبے میں جہاں پر ان کی ضرورت ہو گی، وہ بھی چلے جائیں گے ان شاء اللہ اور ساتھ ہی ساتھ جو Positions vacant ہیں یا جس پر Apply نہیں ہوئی، اس کو ہم نے Re-advertise کیا ہے، جب تک یہ 164 ڈاکٹرز کی اپوائنٹمنٹ ہو گی، Approval ہو جائے گی جو چیف منسٹر ان شاء اللہ کل پرسوں میں دے دیں

گے تب ہی جا کے وہ باقی ہم نے پراسیس کر لیا ہے، اس میں بھی ان شاء اللہ ایک دو ہفتے کے اندر پراسیس کر کے باقی ڈاکٹرز کو بھی ہم Hire کر لیں گے اور ان ہاسپٹلز میں بھیج دیں گے۔ دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس وقت پچھلے ہفتے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے 264 گریڈ 17 کی جتنی بھی Vacant positions تھیں، آر ایچ سی، کٹیگری سی سے لیکر Tertiary care تک یا ڈی ایچ کیو لیول تک، وہ جتنی Vacant positions تھیں، وہ ساری بھر دی ہیں، ان پر ابھی ڈاکٹرز ان شاء اللہ Arrival کریں گے اور پورے صوبے میں آپ کو گریڈ 17 کے ڈاکٹرز جہاں پر بھی ہوں گے، وہ Positions آپ کو Filled ملیں گی ان شاء اللہ، یہ پہلی دفعہ ہو رہا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جہاں تک ایم پی اے صاحبہ نے بات کی ہے کہ ایل آر ایچ میں پرابلمز آ رہے ہیں یا وہاں پر دوائیاں نہیں ملتیں، دوائیاں بالکل۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت اورکزئی</u>: میں نے کہا کہ وہاں پر سی ٹی سکین کی سہولت نہیں ہے۔

<u>سینیئر وزیر (صحت)</u>: میں جی اس پہ آ رہا ہوں، آپ کی بات سے میں اتفاق کرتا ہوں کہ اگر کہیں پر سی ٹی سکین کی سہولت نہیں ہے، وہ Already Autonomous ہو چکے ہیں، ان کو پیسے دے دیئے گئے ہیں، وہ In process ہیں کہ وہ فوراً اس کو جو ہے یا پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پر کرنا چاہتے ہیں یا وہ خود سے کوئی Equipment، لیب کی ان کو ضرورت ہے، وہ مارکیٹ سے اٹھا کر وہاں پر Install کر سکتے ہیں، ایک بات۔ دوسری بات یہ ہے کہ جہاں تک دوائیوں کی بات ہے، حکومت نے ایمرجنسی میڈیسنز فری کر دی ہیں، اب Acute emergency ہے، وہ فری ہے، جہاں تک روٹین کی، کیونکہ ایل آر ایچ ہے یا باقی ہاسپٹلز ہیں، وہاں پر Patients آتے ہیں اور وہاں پر ایمرجنسی میں جاتے ہیں، ان کیلئے اب ایک میکنزم بنایا جا رہا ہے جو کہ Already انہوں نے Install کر دیا ہے کہ Acute emergency ہے، اس پہ ان کو دوائیاں بالکل ملیں گی، ہاں کہیں پر Loopholes ہیں، اس کو بالکل Cover کیا جا سکتا ہے اور اس پر Already ہم نے بورڈ کے ساتھ بات بھی کی ہے، ان کو Autonomous اسی وجہ سے کیا ہے کہ Then and there وہ اپنے مسئلے خود حل کریں۔ تقریباً ایل آر ایچ کو صوبائی حکومت 22 کروڑ روپے دے رہی ہے ان کی سہولیات کیلئے، تو جس چیز کیلئے ان کو اگر کسی چیز کی بھی سہولت ہو گی، وہ دی جائیں گی۔ جہاں تک یہ سٹی ہاسپٹل کی بات کر رہی ہیں، سٹی ہاسپٹل میں بالکل، ایم پی اے صاحبہ ہیں، میں ان کے ساتھ خود چلا جاؤں گا، ایک دو دن میں ٹائم سیٹ کر لیں گے I will go with you، وہاں پر چلے جائیں گے، آپ کو جو وہاں پر پرابلمز نظر آتے ہیں، ڈی جی بھی ہوں گے، سیکرٹری بھی ہوں گے، Then and

there ہم Decisions لیں گے، اگر کوئی اس میں Involve ہے کہ وہ Facility ہے اور لوگوں کو Facility نہیں ہے، کمی ہے، اس کو بھی Improve کیا جائے گا اور کہیں پر ہے اور اس کو کسی وجہ سے، مینجمنٹ کی وجہ سے، گورننس کی وجہ سے اگر اس میں کوئی ایشوز آرہے ہیں، اس کا ادھر ہی Decision لیا جائے گا ان شاء اللہ۔ ان کے ساتھ اگر کوئی ڈیٹیلز ہیں تو اسمبلی کے سیشن کے بعد میرے ساتھ بیٹھ سکتی ہیں، مجھے دے سکتی ہیں، میں ابھی سیکرٹری ہیلتھ کو بتا سکتا ہوں کہ یہ یہ ایشوز ہیں اور ڈی جی وہ کل ہی جا کر چیک کر کے ان کو پوری ڈیٹیلز دے دیں گے ان شاء اللہ، تو As such ایسا کوئی پرابلم نہیں ہوگا۔ جہاں تک راجہ صاحب نے بات کی کہ جی All of a sudden ہم نے جنرل ڈیوٹیاں بند کر دی ہیں، اس کی دو وجوہات تھیں، ایک وجہ یہ تھی کہ یہ جو 264 گریڈ 17 کے ڈاکٹرز ہم ان کو دے رہے ہیں، وہ ایک ڈاکٹر اس کی ایک جگہ سے Pay Draw ہوتی ہے، وہ کام کہیں دوسری جگہ پر کر رہا ہوتا ہے تو ڈیپارٹمنٹ کو پتہ نہیں چلتا اور ہم جب نئی پوزیشنز، نئے ڈاکٹرز ان کو دے رہے ہیں تو اس حوالے سے ہمیں Clarity ہونی چاہیئے کہ کونسا ڈاکٹر کہاں پر ہے تب ہی جا کر ایشوز Resolve ہوں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ دوسری جنرل ڈیوٹی اسی وجہ سے بند کی تھی کہ ڈاکٹر At time کہتا ہے کہ میں فلاں ہاسپٹل میں کام کر رہا ہوں، جنرل ڈیوٹی پر، جبکہ نہ وہ یہاں پر ہوتا ہے، نہ وہ دوسری جگہ پر ہوتا ہے اور مانیٹرنگ والے پھر رہے ہوتے ہیں، وہ مانیٹرنگ کر رہے ہوتے ہیں اور وہ ہمارے پاس رپورٹ آتی ہے اور پھر ہم ان کے خلاف ایکشن لیں گے تو جنرل ڈیوٹیاں ہم نے اسی وجہ سے بند کیں۔ ہاں جہاں تک سپیشل کیس کی ضرورت ہے کہ کہیں پر ڈاکٹرز کی As a special case ایک ہاسپٹل میں ضرورت ہے، ڈی ایچ اوز کے ساتھ میری پچھلے ہفتے میٹنگ ہوئی ہے اور ان کو ہم نے ہدایات دی ہیں کہ آپ ہمیں In writing بتائیں کہ اس ہاسپٹل میں آپ کی تعداد یا او پی ڈی اس سے بہت زیادہ ہے، آپ کو ضرورت ہے اسی وجہ سے ہم آپ کو Allow کرتے ہیں اور آپ وہاں پر جنرل ڈیوٹی ان ڈاکٹرز کی کریں کیونکہ جب مانیٹرنگ والے آتے ہیں، مانیٹر کرتے ہیں تو ہمارے پاس ایک کلیئر پکچر ہونی چاہیئے، اس حوالے سے جنرل ڈیوٹی پر کیا۔ جہاں تک بی ایچ یو کی بات ہے، وہ تو PPHI کے ساتھ ہے، وہ پورا اسٹاف Provide کرتے ہیں، اگر راجہ صاحب کی کسی بی ایچ یو میں کوئی پرابلم ہے تو میرے ساتھ بیٹھیں، مجھے بتائیں، میں کروں گا، میں ہاسپٹلز میں وزٹ بھی کرتا ہوں، گیا بھی ہوں، کئی جگہوں پر ایکشن لیا گیا ہے، کئی جگہوں پر اگر ضرورت ہے اور بھی ایکشن لیں گے اور مانیٹرنگ بھی

سٹارٹ ہوگئی ہے، تو Already جہاں پر ہمیں ضرورت ہے انفارمیشن کی، وہ جیسے ہی ہمیں آتی ہے، Automatically وہاں پر ایکشن ہوگا ان شاء اللہ۔

جناب سپیکر: جی میڈم! ټهیک ده جی؟

محترمہ ثوبیہ شاہد: نه جی، بیا هم هغه خبره ده چې څنګه د وئ 256 یا 156 سپیشلسټ ډاکټرز دی، د دې د پاره زمونږ 24 ډسټرکټس دی او څومره بی ایچ یوز دی یا څومره ټائپ ډی دی هاسپټلز، په دې هر ځائې کښې مونږ ته سپیشلسټ ډاکټرز پکار دی۔ د دې نه خو تاسو ظاهره خبره ده یو قانون سازی کول پکار دی چې سپیشلسټ ډاکټر له یا تاسو هغلته Permanent کړئ یا داسې څه هغوی ته Facilities ورکړئ یا ایکسټرا څه اوکړئ چې ټول خلق هم سپیشلسټ ډاکټرز هغلته لاړ شی بجائے چې ملک پرېږدی، بهر ملکونو ته ځی یا دلته خپل کلینکس کهلاؤی نو هغوی ته تاسو څه داسې، د هغوی د پاره لیجسلیشن څه داسې اوکړئ چې زمونږه ډسټرکټس ته خلق لاړ شی چې ترڅو پورې تاسو ته په خپل هر ډسټرکټ کښې ډاکټران سپیشلسټ نه وی لیږلی، زمونږ هغه ټول هسپتالونه، په هغه هسپتالونو کښې چې څومره کار کوی، هغه ټول فضول دی ځکه چې هر بنده وائی چې زه، بلکه خپل زمونږه میډیکل آفیسر ورته وائی چې سپیشلسټ ډاکټر ته لاړ شئ زه نه پوهیږم۔

جناب سپیکر: شهرام خان زما خیال دے بنه ډیټیل سره Explain کړل او څه د مونځ او د چائے د پاره وقفه ده، د هغې نه پس به ان شاء اللّٰه۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر اور چائے کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ کچھ چھٹی کی درخواستیں ہیں: جناب بخت بیدار صاحب، 07-09-2015 و 08-09-2015؛ جناب ملک شاہ محمد صاحب، 07-09-2015؛ جناب ملک قاسم صاحب، ایڈوائزر 07-09-2015؛ محترمہ آمنہ سردار صاحبہ، 07-09-2015؛ جناب ابرار حسین صاحب، 07-09-2015 تا اختتام اجلاس؛ جناب سردار ظہور احمد، 07-09-2015؛ جناب صالح محمد صاحب، ایم پی اے 07-09-

2015؛ جناب شکیل احمد، ایڈوائزر 2015-09-07؛ محترمہ نادیہ شیر صاحبہ، 2015-09-07؛ جناب محمد علی صاحب، پورے اجلاس کیلئے؛ جناب ضیاء الرحمان صاحب، ایم پی اے 2015-09-07؛ جناب جمشید خان مہمند، 2015-09-07؛ جناب عبید اللہ مایار، 2915-09-07؛ جناب عزیز اللہ گران، 07-09-2015؛ جناب مشتاق غنی صاحب، 2015-09-07؛ محترمہ رومانہ جلیل صاحب، ایم پی اے، 2015-09-07؛ منظور ہیں جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: مسٹر شاہ حسین نے تو ریکویسٹ کی تھی کہ میں واپس لے رہا ہوں۔

Mr. Jafar Shah Sahib, MPA, to please move.

جناب جعفر شاہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ یہ توجہ دلاؤ نوٹس میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔

میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج مدین کے قیام کا اہم مقصد لاکھوں پر مشتمل بالائی سوات کی آبادی کو تعلیم کے بنیادی حق سے محرومی کا ازالہ تھا۔ سر! مینگورہ کے بعد لڑکیوں کیلئے یہ واحد کالج ہے جو کہ سینکڑوں طالبات کے مستفید ہونے کا واحد ذریعہ ہے۔ کالج نہ ہونے کی وجہ سے طالبات اعلیٰ تعلیم سے محروم رہی ہیں۔ اب کالج کا قیام پچھلے دو سال سے عمل میں آ چکا ہے۔ پہلے سال بھی گریجویشن لیول تک یعنی بی اے / بی ایس سی میں لڑکیوں کو داخلہ نہیں دیا گیا اور اس سال بھی کالج انتظامیہ اس اقدام کو جاری رکھے ہوئی ہے جس سے سینکڑوں طالبات اس سال پھر تعلیم کے بنیادی حق سے محروم رہ جائیں گی جو کہ قانون اور آئین کی صریح خلاف ورزی اور کھلے استحصال کے زمرے میں آتا ہے، حکومت اور محکمے کیلئے نہایت بدنامی کا باعث بھی ہے حالانکہ کالج میں سٹاف کی تعداد بھی تسلی بخش ہے اور 15 لیکچررز موجود ہیں، اگر کالج میں کلاس رومز کی کمی کو بہانہ بنایا جاتا ہے تو موجودہ کالج کے بالکل نزدیک ہی چند کمروں پر مشتمل عمارت کرائے پر لی جا سکتی ہے۔ سٹاف کی تھوڑی کمی بھی ہو تو اس کیلئے بھی محکمہ بندوبست کر کے مقامی لڑکیوں کو، کوالیفائیڈ لڑکیوں کو کنٹریکٹ پر بھرتی کر سکتا ہے۔ یہ نہایت اہم مسئلہ ہے، لہذا طالبات کو ابھی بی اے / بی ایس سی میں داخلہ دے دیں اور ان کو اس بنیادی حق سے محروم نہ رکھا جائے۔

سپیکر صاحب، چونکه منسٹر صاحب نشته متعلقة خو زما به سینئر منسٹر صاحب ته دا دغه وی چې دوئ په دې باندې بحث اوکړی او هغوی ته ډائریکټ انسټرکشنز اوس ورکړی، هغوی ورته جی کهلاؤ د داخلو۔۔۔۔

جناب سپیکر: عنایت خان، پلیز۔

جناب جعفر شاہ: دوئ د ورته ډائریکشنز ورکړی۔

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! ویسے میں نے ان کا جو توجہ دلاؤ نوٹس پڑھا ہے، بظاہر یہ بڑا معقول لگتا ہے کہ ڈگری کالج ہے اور اس میں ڈگری کلاسز نہیں ہیں لیکن بہر حال محکمے کا جو مؤقف ہے، وہ موجود نہیں ہے۔ میرا خیال ہے میں محکمے سے بات کرتا ہوں اور جو بظاہر لگتا ہے کہ ڈگری کلاسز وہ نہیں چلا رہے ہیں، وہاں ضرورت بھی ہے تو ہم ان کو اس پر قائل کرنے کی کوشش کریں گے، ان کا اگر کوئی معقول وہ نہ ہو تو ان شاء اللہ ہم ان سے یہ کرائیں گے۔ میں Personally بات کروں گا ہائر ایجوکیشن کے ڈائریکٹر سے اور اس کے سیکرٹری سے ان شاء اللہ و تعالیٰ۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی منور خان! سپلیمنٹری، یہ مطلب یہ تو سارے وہ ہیں، کال اٹینشنز ہیں۔۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: کال اٹینشن ہے، اس پر تو بات نہیں ہو سکتی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: ہے نہیں منسٹر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: یہاں پر تو نہ چیف منسٹر صاحب ہیں اور نہ فنانس منسٹر صاحب، پچھلے دنوں میں نے اپنے ڈسٹرکٹ میں DDAC Committee کی ایک میٹنگ بلائی تھی سر، تو وہاں پر 14-2013 کی اے ڈی پی کے بارے میں سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ سے میں نے پوچھا کہ 14-2013 کی کنسٹرکشن کی کیا پوزیشن ہے؟ تو جناب سپیکر! بہت ہی افسوس کے ساتھ سپیکر صاحب! اگر آپ ہماری باتوں کو غور سے نہیں سنتے اور آپ ہی ہماری باتوں پر ایکشن نہیں لیتے تو یہاں پر تو پھر میرے خیال میں آنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: 14-2013 کی اے ڈی پی ہے سر، جس میں پرائمری، پرائمری سے مڈل، مڈل سے ہائی اور ہائی سے ہائر سیکنڈری اوران کیلئے فنڈ کتنا ریلیز ہوا ہے سر! ابھی تک 30 لاکھ روپے، تو سر، ہم یہاں پر کس لئے بیٹھے ہیں کہ جب 14-2013 کی اے ڈی پی میں ہمیں 30 لاکھ روپے ریلیز ہوتے ہیں، اسلئے تو اخباروں میں آتا ہے کہ اتنے ارب روپے میں سے اتنے پرسنٹ پیسے خرچ ہوئے ہیں سر۔ جناب سپیکر! Kindly ہم آپ سے ریکویسٹ کرتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ایک مہربانی کریں، اس پر ایک پراپر ایڈجرنمنٹ موشن لائیں تاکہ ہم اس پر 'پراپر' بحث کر سکیں، یہ مہربانی ہو گی۔ اوکے، ٹھیک ہے۔

غیر سرکاری مسودہ قانون (دوسری ترمیم) بابت خیبر پختونخو معلومات تک رسائی کو پیش کرنے کیلئے اجازت کا طلب کیا جانا

جناب سپیکر: آئٹم نمبر 8، مسٹر شوکت علی یوسفزئی، شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ Mr. Speaker, I beg to move for leave to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Right to Information (Second Amendment) Bill, 2015, under rule 77, in the House.

Mr. Speaker: The motion before the House is that leave may be granted to the honourable Member, to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Right to Information (Second Amendment) Bill, 2015? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The leave is granted.

غیر سرکاری مسودہ قانون (دوسری ترمیم) بابت خیبر پختونخو معلومات تک رسائی کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 9: Mr. Shaukat Ali Yousafzai, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa-----

Mr. Shaukat Ali Yousafzai: Mr. Speaker, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Right to Information (Second Amendment) Bill, 2015 in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced.

قراردادیں

Mr. Speaker: Item No. 10: Mufti Said Janan MPA, to please move his resolution No. 598, in the House.

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللّٰهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ چونکہ جنوبی اضلاع میں گیس اور تیل اور جپسم کے دریافت شدہ ذخائر سے جہاں اس ملک کو اور خاصکر صوبہ خیبر پختونخوا کو متعدد فوائد حاصل ہو رہے ہیں تو دوسری طرف علاقے میں گیس کے مضر اثرات سے لوگوں میں مختلف قسم کی بیماریاں پھیل رہی ہیں اور زرعی زمینیں بنجر ہوتی جارہی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ گیس اینڈ آئل کمپنیوں میں کام کرنے والے مقامی افراد کو نظر انداز کرکے دوسرے صوبوں کے عوام بھرتی کئے جاتے ہیں جو کہ علاقے کے لوگوں سے ناانصافی ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکوت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ جہاں کہیں بھی گیس اینڈ آئل کے ذخائر دریافت ہوئے ہیں، ان علاقوں میں تمام ملازمتوں پر مقامی افراد کو ترجیحی بنیادوں پر بھرتی کیا جائے تاکہ لوگوں میں پیدا شدہ مایوسی کا مداوا ہو سکے۔

جناب سپیکر صاحب، ما ته صرف د یو دوه خبرو مختصر غونډې كه اجازت وی۔ غالباً دا د ټولې جنوبی اضلاع مسئله ده، لكه څنګه قرارداد كښې ما اووئيل چې خومره تكليفونه دی، هغه مقامی اضلاع برداشت كوی او د هغو اوسيدونكی خلق برداشت كوی او دې ځائې كښې د زور خبره ده، كه د چا زور وی، خلق رااوځی، انتشار جوړ كړی، هغه ته كلاس فور او خواؤ شا كسان بهرتی كړی ګنې نور چې كوم تعليمی قابليت وی نو په هغې باندې مكمل پوره كسان هغه هم دغه اضلاعو كښې، هم دغه صوبه كښې موجود دی خو دا خلق نظر انداز كيږی، دا ټول خلق پنجاب نه او نورو صوبو نه راوستلے شی، دلته كښې بهرتی كيږی، نو زما به دا ګزارش وی جناب سپيكر صاحب! چې دا د دغې صوبې مستقبل دے ، داسې وخت خدائے مه راوله چې داسې وخت راشی چې دې خلقو كښې احساس محرومی پيدا شی چې دا خلق وائی چې دا ذخائر زمونږ زمكو نه اوځی او مونږ سره انصاف نه كيږی۔ نو زما به دا ګزارش وی، د دغې قرارداد په ذريعه باندې، دا د هغه مظلومو خلقو آواز دے د جنوبی اضلاع چې ما دغې اسمبلئی ته راوړے دے ، ممكنه ده چې د جنوبی اضلاع ملګری به زما ان شاء الله العزيز ديكښې به زما ملګرتيا كوی۔

جناب سپیکر: عاطف خان! یہ ریزولیوشن چونکہ آپ کے ساتھ تعلق رکھتی ہے تو آپ اس کو Respond کریں۔ یہ جو ریزولیوشن ہے، یہ چونکہ کے پی او جی سی ایل کے ساتھ متعلقہ ہے، لاء منسٹر صاحب! آپ Agree کرتے ہیں کہ نہیں کہ اس کو۔۔۔۔۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): مفتی صاحب کی جو قرارداد ہے، میں ہنڈرڈ پرسنٹ اس کے ساتھ Agree کرتا ہوں اور ایس این جی پی ایل میں اکثر یہ ایسا ہوتا ہے کہ باہر سے لوگوں کو بھرتی کرتے ہیں حالانکہ قانوناً ہمارا حق بنتا ہے، ان لوگوں کا جہاں پر تیل اور گیس دریافت ہوتے ہیں کہ وہاں پر مقامی افراد کو بھرتی میں ترجیح دی جائے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is adopted unanimously.

اچھا یہ مفتی صاحب! چونکہ آپ کی قراردادیں زیادہ ہیں، بس قرارداد میں سارا مؤقف کلیئر ہوتا ہے تو پھر۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: جی۔

جناب سپیکر: جی مفتی سید جانان!

مفتی سید جانان: چونکہ پی آئی اے پاکستان کا قومی ادارہ ہے جو کہ ماضی میں ہمارے ملک کیلئے فخر کا نشان ہونے کے ساتھ ساتھ ایک منافع بخش ادارہ بھی تھا جبکہ اس وقت حکومت کی عدم توجہ اور محکمہ کی نااہلی کی وجہ سے مذکورہ ادارہ پوری دنیا میں پاکستان کیلئے شرمندگی کا سبب بنا ہوا ہے اور مذکورہ ادارہ دن بدن خسارے کی طرف جا رہا ہے۔ پی آئی اے کی اکثر و بیشتر پروازیں اندرون ملک اور بیرون ممالک میں وقت کی کوئی پابندی نہیں کرتے جس کی وجہ سے اکثر اوقات مسافروں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور ائیرپورٹوں میں مسافر ذلیل و خوار ہوتے ہیں جس کے سبب لوگوں کے معمولات کے کام متاثر ہوتے رہتے ہیں اور اس کے ساتھ ائیرپورٹ میں پی آئی اے کے عملے اور مسافروں میں جھگڑا معمول کا ایک لازمی حصہ بن گیا ہے، لہذا یہ صوبائی اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر

کی سفارش کرے کہ محکمہ ہذا میں نااہل لوگوں کے خلاف تادیبی کارروائی کر کے اس منافع بخش ادارے کو تباہی سے بچایا جائے اور مذکورہ ادارے پر دوبارہ اعتماد بحال کرنے کیلئے فوری اقدامات اٹھائے جائیں۔

Mr. Speaker: Law Minister! Agreed?

Minister for Law: Agreed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously. Resolution No. 602, Mufti Said Janan.

مفتی سید جانان: یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ قبائلی متاثرین چونکہ کئی سالوں سے ہنگو، کوہاٹ اور ڈیرہ کیمپوں میں بلکہ پاکستان کے مختلف علاقوں میں ہجرت کے ایام گزارنے پر مجبور ہیں، کیمپوں میں گرمیوں اور سردیوں سے بچنے کا معقول نظام نہ ہونے کی بناء پر بوڑھے، مرد اور خواتین کے ساتھ نونہال بچے بھی مختلف قسم کی بیماریوں میں مبتلا ہیں، نیز اکثر بچوں کی تعلیم بھی متاثر ہو رہی ہے، ان متاثرین کو جلد از جلد اپنے علاقوں کو واپس بھیجنے کی کوشش کرے، آپریشن میں جن لوگوں کا نقصان ہوا ہے، ان کا معاوضہ دیا جائے تاکہ ان کے دکھوں کا مداوا ہو سکے۔

جناب سپیکر صاحب! که د یوې وړې غوندې خبرې اجازت راته راکوئ نو بیا ئے کوم۔

جناب سپیکر: جی۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب! دا هغه کیمپونه دی چې مونږه ئے گورو، دا تقریباً یو شپږو کالونو نه دا هنگو کښې، دا اورکزئی ایجنسئ او د کرم ایجنسئ متاثرین چې څومره دی، هلته پراته دی، هغوی ته صرف خیمې ئے ورته ورکړی دی، نور هیڅ پروگرام د هغوی نشته۔ هلته په سوؤنو زرگونو بچی دی، بې تعلیمه لوئیږی، د هغوی د مستقبل هیڅ څه فکر نشته، بلکه مختلفې این جی او گانې راځی، هغوی خپل مقاصد هغه ځائې کښې پوره کوی۔ نو زما به دا گزارش وی چې که دا خلق خپلو وطنونو ته ان شاء اللّٰه علاقې کښې ئے اوس آپریشنې شوی

دی، علاقې ئے صفا شوې دی، که دا خلق خپلو علاقو ته واستولې شی، دا به د هغه خلقو سره یو احسان وی۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون: جناب سپیکر! قرارداد ہذا کا تعلق قبائلی متاثرین فاٹا ڈیزاسٹر مینجمنٹ سے تعلق رکھتی ہے، تاہم صوبائی ڈیزاسٹر مینجمنٹ نے اپنی حد تک اس میں کافی کام کیا ہے اور توغ سرے میں ایک کیمپ قائم کیا گیا جس میں تقریباً 1073 خاندان رہائش پذیر ہیں جبکہ 700 خاندانوں کی واپسی 29 ستمبر تک ان شاء اللہ متوقع ہے۔ قبائلی متاثری کو ان کیمپوں میں سردی سے بچنے کیلئے بسترے اور کمبل وغیرہ بھی صوبائی حکومت فراہم کر چکی ہیں، مرد و خواتین اور بچوں کی صحت کے حوالے سے بی ایچ یو اور نیوٹریشن سروسز فراہم کئے گئے ہیں جبکہ ان کی تعلیم کیلئے توغ سرے میں ضلع ہنگو میں ایک پرائمری سکول اور ایک گرلز پرائمری سکول یونیسیف کے تعاون سے قائم کیا گیا ہے، تاہم پھر بھی اگر مفتی صاحب اس سے Agree نہیں کرتے ہیں تو اس پر Further بات کر سکتے ہیں۔ ہماری صوبائی حکومت کا جہاں تک تعلق ہے، صوبائی ڈیزاسٹر مینجمنٹ نے اس پر کام کیا ہے اور ان شاء اللہ تقریباً 700 خاندانوں کی واپسی 29 ستمبر تک ہو جائے گی۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، یہ تو وفاقی حکومت کا، اس میں تو تھوڑا، یہ چونکہ اس میں تو وفاقی حکومت سے سفارش کی گئی ہے میرے خیال میں، ٹھیک ہے جی۔

مفتی سید جانان: زه جی صرف یوه خبره کوم۔

جناب سپیکر: اوکے جی، بس ہو گیا ہے جی، آپ کا پوائنٹ ٹھیک ہے۔

مفتی سید جانان: ٹھیک شو۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is adopted unanimously. Mr. Muhammad Zahid Durrani, 630.

جناب محمد زاہد درانی (پارلیمانی سیکرٹری برائے ثقافت): شکریہ سپیکر صاحب۔ جیسا کہ واپڈا کے واجبات اور غیر قانونی بجلی کے استعمال کرنے والوں کیلئے قانون موجود ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ بجلی صارفین کو 'اوور بلنگ' اور غیر اعلانیہ

لوڈشیڈنگ کو جرم قرار دینے کیلئے باقاعدہ طور پر قانون سازی کی جائے تاکہ انصاف کے تقاضے پورے ہوسکیں۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب۔

Minister for Law: Agreed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously. Mr. Muhammad Sheeraz Khan.

جناب محمد شیراز: شکریہ جناب سپیکر۔ قرارداد نمبر 641۔ یہ صوبائی اسمبلی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ حکومت جب بھی نئے سکول کیلئے بلڈنگ کی منظوری دیتی ہے تو ورک آرڈر میں بلڈنگ کی تعمیر کیلئے محدود وقت دیا جائے تاکہ کم سے کم مدت میں بلڈنگ کی تعمیر ممکن ہوسکے۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر!

وزیر قانون: بالکل جی، Agree کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: یہ تو آپ نے بہت اچھی قرارداد پیش کی ہے اور سب سے زیادہ مسئلہ اس میں ہوتا ہے۔

The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously. Syed Sardar Hussain Shah Chitrali.

جناب سردار حسین (چترال): سر! میری ایک اور ضروری قرارداد آپ کے پاس پڑی ہے، وہ میں پہلے پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی جی، بسم اللہ۔

جناب سردار حسین (چترال): سر! رواں سال جولائی اور اگست کے مہینوں میں شدید مون سون بارشوں کی وجہ سے ضلع چترال کے طول و عرض میں تاریخ کے بدترین سیلاب آئے جس کی وجہ سے پورا چترال عموماً سب ڈویژن مستوج میں خصوصاً بڑے پیمانے پر تباہی ہو گئی ہے، کئی قیمتی انسانی جانوں کے ضیاع کے علاوہ کھڑی اور تیار فصلوں، باغات، مال مویشیوں، آبادی، سڑکوں، پلوں، نہری نظام اور دیگر

تمام انفراسٹرکچر کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ چترال کے لوگوں کی معیشت اور آمدنی کا تمام دار و مدار زراعت اور باغبانی اور گلہ بانی پر منحصر ہے، حالیہ سیلاب ایک ایسے وقت میں آیا ہے جب علاقے میں کھڑی فصلیں اور میوہ جات کٹنے کو تیار تھے، زیادہ تر فصلیں اور میوہ جات سیلاب برد ہو گئے ہیں اور جو باقی بچ گئے ہیں، وہ ایک مہینے کی مسلسل بارش کی وجہ سے گل سڑ گئے ہیں جس کی وجہ سے چترال اور خصوصاً سب ڈویژن مستوج کے غریب عوام کو شدید مالی مشکلات کے علاوہ غذائی قلت کا سامنا ہے۔ گھر بار سیلاب برد ہونے کی وجہ سے ہزاروں نفوس اس وقت خیموں میں زندگی کی شب و روز گزار رہے ہیں جنہیں پینے کے پانی تک میسر نہیں ہے۔ چونکہ چترال میں صنعتیں نہ ہونے اور کاروبار کے مواقع محدود ہونے کی وجہ سے یہاں کے لوگوں کی زندگیوں کا سارا دار و مدار کھیتی باڑی، باغبانی اور گلہ بانی پر منحصر ہے، حالیہ تباہ کن سیلابوں کی وجہ سے ان تینوں شعبوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے اور یہاں لوگوں کا آئندہ تین سالوں تک کھیتی باڑی اور باغبانی کا ذریعہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے قابل نہیں اور فی الوقت دو وقت کی روٹی کیلئے بھاگ دوڑ کر رہے ہیں۔ چترال میں کھیتی باڑی اور باغبانی کے شعبوں کو دوبارہ بحال کرنے کیلئے وہاں کے صدیوں پرانے نہری نظام کو ٹھیک کرنے میں کم از کم تین سال لگیں گے، لہذا علاقے کی اس مخصوص صورتحال کے پیش نظر یہ ایوان صوبائی اور مرکزی حکومت سے پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ چترال کے لوگوں کو آئندہ دو سالوں تک سرکاری گندم کم از کم نصف قیمت پر فراہم کرنے کیلئے مناسب اور فوری اقدامات اٹھائے بصورت دیگر چترال میں کم و بیش چھ لاکھ کی آبادی غذائی قلت کا شکار ہو سکتی ہے اور نتیجتاً ایک انسانی المیہ رونما ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر! مجھے انتہائی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جو کچھ چترال میں ہوا اور سب سے پہلے تو میں آپ کا اور چیف منسٹر کا، سارے منسٹرز کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ بذات خود وہاں تشریف لائے۔ جس وقت آپ تشریف لائے تھے، اتنی تباہی وہاں پہ نہیں ہوئی تھی، آپ کے تشریف لانے کے بعد مسلسل ایک مہینے تک یہ صورتحال رہی۔ آج ساٹھ ستر سالوں سے جو انفراسٹرکچر چترال کے اندر موجود تھا، وہ کہیں نظر نہیں آ رہا ہے، ہمارے کالجز دریا کے ایک پار ہیں اور بیچ میں آنے کیلئے پل نہیں ہے، ہزاروں بچے ابھی تعلیم سے محروم ہیں اور جن بچوں کو ہم نے لفٹ وغیرہ کے ذریعے کالجوں تک پہنچایا، وہاں رہنے کیلئے ان کے پاس کچھ نہیں ہے اور نہ کھانے کیلئے کچھ ہے۔ ساتھ ہی جو بجلی گھر ہمارے تھے، تقریباً دو چار وہ مکمل طور پر تباہ ہو چکے ہیں اور چترال ابھی تاریکی میں ڈوبا ہوا ہے۔ ان تمام کے باوجود ہمیں

صرف لوگوں کو زندہ رکھنے کیلئے تین شعبوں پر زیادہ توجہ دینا ہوگی اور اس میں سب سے زیادہ غذائی قلت، میں جناب وزیر خوراک کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ان مشکلات کے باوجود بھی اس کے محکمے نے کافی کام کیا وہاں پہ لیکن اب لوگوں کے پاس (تالیاں) وہ خریدنے کیلئے کوئی ذریعہ وسیلہ موجود نہیں، وہ جو پھل، فروٹ بیچتے تھے، مال مویشی بیچ کر یہ گندم خریدتے تھے یا آلو بیچ کر خریدتے تھے، وہ سب کچھ تباہ ہو چکا ہے، Kindly order, please، یار، پلیز۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی جی، آرڈر پلیز، آرڈر، ارشد خان! ارشد، پلیز۔ شاہ حسین! آپ کدھر گئے ہو؟ آپ ادھر آ جائیں۔

<u>جناب سردار حسین (چترال):</u> ریکویسٹ میری یہی ہے کہ سر، آج 2015 میں یورپ اور پوری دنیا میں اگر کتا کہیں بھوکا ہو تو اس کو بھی روٹی دینے کیلئے لوگ کوششیں کرتے ہیں۔ اسلام آباد کے اندر ایک ڈاگ فوڈ پیک 1500 روپے کا ملتا ہے جو یہ پاکستانی بڑے لوگ اپنے بچوں کو کھلاتے ہیں، ہمیں صرف ایک گلاس پانی اور روٹی کا ٹکڑا چاہیئے۔ ان بچوں کو بچانے کیلئے میری گزارش ہے کہ یہ بہت بڑا ایک مسئلہ ہے جسے ہم نے آگے تک بھی پہنچایا، ہم نے ورلڈ فوڈ پروگرام کو درخواست دی کہ Food for work، انہوں نے صرف دو مہینوں کی راشن ہمیں دی ہے، ہم نے کسی سے ریلیف نہیں مانگا، ہم نے کہا Food for work کہ ہم اپنے نہروں کو بحال کرنے لگیں گے، آپ ہمیں دو وقت کی روٹی دے دیں، انہوں نے صرف دو مہینے کی Commitment ہمارے ساتھ کی ہوئی ہے اور وہ فوڈ پیکجز آ چکے ہیں۔ میری آپ تمام ایوان سے پرزور اپیل ہے اور خصوصاً محترم سپیکر صاحب! آپ سے کہ مہربانی کر کے میری اس قرارداد کو فیڈرل گورنمنٹ اور یونائیٹڈ نیشن کے فوڈ سیکورٹی کے ادارے جو پاکستان اسلام آباد میں موجود ہیں اور ورلڈ فوڈ پروگرام جو کہ پوری دنیا میں لوگوں کو سپورٹ کرتا ہے، پرزور طریقے سے اس کو بھیجا جائے تاکہ یہ غریب لوگ بچ سکیں ورنہ اکتوبر کے مہینے میں برف باری شروع ہو جائے گی۔

<u>جناب سپیکر:</u> سلیم صاحب! آپ کچھ، اذان کا ٹائم ہے، میں اسلئے، باقی قراردادیں ہیں، آپ سیکرٹری صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیں گے، جہاں جہاں آپ بھیجنا چاہتے ہیں، جو جو ڈیپارٹمنٹس ہیں، وہ بھی ہم ان شاء اللہ اس کو بھیج دیں گے۔ ٹھیک ہے جی۔ میں پیش کرتا ہوں ہاؤس کے سامنے ریزولیوشن، لاء منسٹر صاحب!

<u>جناب سلیم خان:</u> جناب سپیکر!

جناب سپیکر: تو بس یہ ایک ہی، بس آپ دونوں کی متفقہ وہ ہے جوائنٹ ہے سارے اس کی۔

جناب سلیم خان: میں صرف ان کے یہ نام بتادوں۔

جناب سپیکر: اچھا نام بتائیں۔

جناب سلیم خان: سر! یہ مشترکہ قرارداد ہے، اس میں سردار حسین صاحب کے ساتھ میں، نگہت بی بی اوریہاں پہ شاہ حسین صاحب، ثوبیہ خان ایم پی صاحبہ، محمود جان صاحب، عبدالمنعم صاحب، ارباب اکبر حیات صاحب، ارباب جہانداد خان صاحب، گل صاحب خان خٹک صاحب اور اور بھی بہت سارے، امتیاز قریشی صاحب ہیں، سردار سورن سنگھ صاحب ہیں، ان سب نے اس قرارداد پہ دستخط کئے ہیں اور ان سب کی یہ مشترکہ قرارداد ہے، لہذا ایوان کے سامنے پیش کرتے ہیں جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the joint resolution, moved by the honourable Members, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously.

دوسری قرارداد ہے، نگہت اورکزئی، میڈم اورکزئی صاحبہ!

محترمہ نگہت اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ نام میں سب کا لے لیتی ہوں۔ میرا نام ہے، انیسہ بی بی کا نام ہے، سلیم خان صاحب کا نام ہے، جعفر شاہ صاحب ہیں، شہرام خان ترکئی صاحب ہیں، عنایت اللہ صاحب ہیں، عاطف خان صاحب ہیں اور نگزیب نلوٹھا صاحب ہیں، منور خان ہیں، راجہ فیصل زمان ہیں، سردار سورن سنگھ ہیں، نسیمہ حیات صاحبہ ہیں اور آمنہ سردار صاحبہ ہیں۔

سر! یہ ایک مشترکہ قرارداد ہے جس میں کہ یہ صوبائی اسمبلی بھارت کی جارحیت پر تشویش کا اظہار کرتی ہے، ورکنگ باؤنڈری پر بھارتی درندگی اور بربریت کی بھرپور مذمت کرتی ہے۔ یہ صوبائی اسمبلی نہتے پاکستانیوں کے قتل عام پر افسوس اور تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اقوام متحدہ سے اس کا نوٹس لینے کا مطالبہ کرتی ہے۔ یہ صوبائی اسمبلی بھارت کی جانب سے پاکستانی سرحدوں کی خلاف ورزی پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اقوام متحدہ سمیت بین الاقوامی دنیا کی خاموشی کو معنی خیز قرار دیتی ہے اور ان سے اس کا نوٹس لینے کا مطالبہ کرتی ہے۔ یہ صوبائی اسمبلی بھارت پر واضح کردینا چاہتی ہے کہ پاکستان کا ہر شہری بھارتی جارحیت کے خلاف مسلح افواج کے شانہ بشانہ کھڑا ہے اور پوری قوم پاک دھرتی کی خاطر جان کی قربانی

دینے سے دریغ نہیں کرے گی۔ یہ اسمبلی وفاقی حکومت کو باور کرانا چاہتی ہے کہ پاکستان کے خلاف اٹھنے والی آنکھوں کا وہی حشر ہوگا، پاکستان کے خلاف اٹھنے والی میلی آنکھوں کا وہی حشر ہوگا جو کہ 1965 کی جنگ میں میجر عزیز بھٹی شہید اور ہزاروں فوجیوں اور شہریوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے یہ ثابت کر دیا کہ یہ پاکستان تا قیامت قائم رہنے کیلئے بنا ہے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the joint resolution, moved by the honourable Members, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously.

اچھا جی، یہ آپ کی دوسری ہے 651، سید سردار حسین اور اس کے بعد مفتی فضل غفور صاحب! اس کے بعد آپ کی ہے۔

جناب سردار حسین (چترال): شکریہ جناب سپیکر۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

چونکہ فاٹا کے تمام علاقے مرکزی حکومت کے زیر انتظام ہیں، ان کے تمام فنڈز مرکزی حکومت جاری کرتی ہے اور فنڈز آبادی کے حساب سے ملتے ہیں اور فاٹا کی آبادی بہت بڑی آبادی ہے جس کی وجہ سے الگ صوبے کا بھی مطالبہ کر چکے ہیں۔ اتنی بڑی تعداد کو ایک غریب صوبے پر ڈالنا انصاف کے منافی ہے۔ چونکہ یہ علاقے صوبہ خیبر پختونخوا کے ساتھ منسلک ہیں، ان کے بچے صوبہ خیبر پختونخوا کے سکولز اور کالجز میں تعلیم حاصل کرتے ہیں اور فاٹا کے قیدیوں کو صوبے کے جیل خانوں میں رکھا جاتا ہے اور تمام فاٹا کے عوام علاج معالجے کیلئے خیبر پختونخوا کے ہسپتالوں میں آتے ہیں۔ ان کیلئے کوئی خصوصی انتظام فیڈرل گورنمنٹ نے نہ اسلام آباد میں کیا ہے اور نہ اس صوبے کے اندر ان کا کوئی انتظام موجود ہے، لہذا یہ صوبائی اسمبلی سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ علاقہ فاٹا کے لوگوں کے حصے کا فنڈ خیبر پختونخوا کے کالجز، یونیورسٹیوں، ہسپتالوں اور جیلخانہ جات کیلئے فراہم کیا جائے۔

Mr. Speaker: Law Minister Sahib!

Minister for Law: I agreed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously. Mufti Fazal Ghafoor.

مولانا مفتی فضل غفور: شکریہ جناب سپیکر۔ یہ ایک مشترکہ قراداد ہے جس پر جناب سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، جناب سید جعفر شاہ صاحب، محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ، جناب عنایت اللہ خان صاحب، جناب سعید گل صاحب اور جناب شہرام ترکئی صاحب کے دستخط موجود ہیں۔ میں اس کو پڑھتا ہوں۔

ہر گاہ کہ بحیثیت مسلمان ہم اللہ رب العالمین کو واحد لاشریک اور محمد رسول ﷺ کو خاتم النبیین سمجھتے ہیں۔ چونکہ ختم نبوت کا عقیدہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے اور اس کا دفاع ہمارا ایمانی فریضہ ہے اور آئین پاکستان نے بھی اس کو مکمل تحفظ فراہم کیا ہے اسلئے نسل نوع کو ختم نبوت کی ضرورت و اہمیت کے عنوان سے باخبر رکھنے کیلئے یہ ہمارے نصاب تعلیم کا حصہ ہونا چاہیئے، لہذا یہ صوبائی اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ ختم نبوت کے عنوان سے نصاب تعلیم میں مضامین شامل کی جائیں۔ شکریہ جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the joint resolution, moved by the honourable Members, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously. Item No. 11 and 12: Madam Nighat Yasmeen Orakzai.

(Laughter)

Ms: Nighat Orakzai: Mr. Speaker, I beg to-----

(Interruption)

جناب سپیکر: نہیں، مجھے یاسمین کا پتہ نہیں تھا، اچھا جی۔

محترمہ نگہت اورکزئی: سر! نگہت کا مطلب ہے خوشبو اور یاسمین جو ہے وہ ہمارا قومی پھول ہے (قہقہہ) تو قومی پھول کی خوشبو-----

(تالیاں)

جناب سپیکر: اچھا، اچھا۔

ارباب اکبر حیات: هغه جا سمین دے ، یا سمین نه دے ۔

محترمہ نگہت اورکزئی: نہیں یاسمین ہے۔ تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔

غیر سرکاری مسودہ قانون کا زیر غور لایا جانا

<u>Ms: Nighat Orakzai</u>: Mr. Speaker, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Amendment) Bill, 2015 may be taken into consideration at once.

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Amendment) Bill, 2015 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 1 and 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 1 and 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. Clause 1 and 2 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

غیر سرکاری مسودہ قانون کا پاس کیا جانا

<u>Mr. Speaker</u>: 'Passage Stage': Ji.

<u>Ms: Nighat Orakzai</u>: Mr. Speaker, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Amendment) Bill, 2015 may be passed.

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Amendment) Bill, 2015 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The Bill is passed. Item No. 13: Mr. Zareen Gul, Mr. Zareen Gul.

<u>جناب زرین گل</u>: ډیره مننه، محترم سپیکر صاحب۔ دا تحریک التواء چې ده جی، زه خو وایم چې دا دا سې ورځ کښې دغه کړئ چې۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: چونکہ آج بہت ریزولیوشنز ہو گئیں تو اس کا، اور یہ بہت اہم Important issue ہے تو اس کو میں۔۔۔۔

جناب زرین گل: اؤ، نو زه وایم چې فل هاؤس ناست وی، سی ایم ناست وی، ولې چې دا زمونږه چې دے دا زمونږه دا Water accord چې کوم شوے وو 16 مارچ 1991 باندې، په هغې کښې محترم سپیکر صاحب، مونږه اندازه لګولې وه چې څه د پاسه 100 اربه روپئ-----

جناب سپیکر: اچھا میں اس کو پینڈنگ کرتا ہوں اور میں Next ایسے دن رکھتا ہوں تاکہ پورا مطلب پورا ہاؤس موجود ہو۔

جناب زرین گل: دا چونکه د انتهائی اهمیت حامل ایډجرنمنټ موشن دے۔

جناب سپیکر: اجلاس کو مورخہ 10-09-2015 بروز جمعرات بوقت تین بجے سہ پہر تک کیلئے ملتوی کرتا ہوں۔

(اجلاس بروز جمعرات مورخہ 10 ستمبر 2015ء بعداز دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)